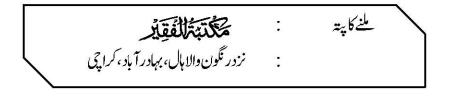
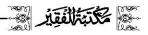




جَقُوْ الطبع مَحَفُوْظُرُ

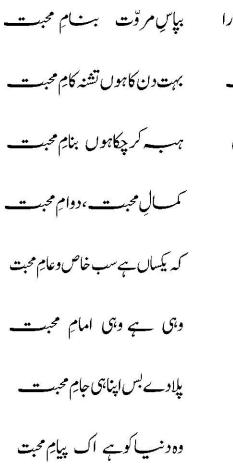








بت ام محبت



ارے اک نظر اس طرف بھی خدارا

پلادےان آئکھوں سے جام محبت

زرومال وعزت، دل وجان ایمساں

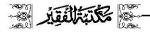
عط کر الہی بت ام محبت

مقت ام فنا ہے مقت ام محبت

جوسب سے سے ادنی غلام محبت

الہی مجھے سب سے برگانہ کر دے

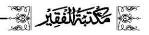
جومحب ذوب کاپ کلام محبت





م المجمع المين المجمع المين

يفحب	مفت مسين	تمبر شار
5	پیش لفظ	1
7	پہلامعمول :استغفار	2
25	د دسرامعمول: درود شریف	3
41	تيسرامعمول: تلاوتِ قرآنِ كريم	4
61	چو تھامعمول: مراقبہ	5
79	پانچواں معمول : رابطہ شیخ	6
95	چهٹامعمول: و قوفِ قلبی	7







زیرِ نظر کتاب ر مضان 2013ء میں کئے گئے چھ (6) بیانات کا مجموعہ ہے۔ ان چھ بیانات میں سلسلہ عالیہ نقشبند یہ کے چھ معمولات کے فضائل بیان کئے گئے۔ ہر بیان کو قرآن، حسد بیث اور مثن ایخ کے اقوال کی روشنی میں بیان کیا گیا۔ ایک بڑا حصہ ہمارے حضرت محبوب العلماءوالصلحاء حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی تفظیم اللہ کھ کی مبارک تعلیمات کا نچوڑ ہے۔

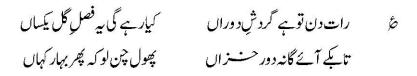
حضرت بہاؤالدین نقشبند بخاری عن کی فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالی سے اٹھارہ دن تک دعائیں مائلیں تب اللہ تعالی نے (ان معمولات کے ذریعے قرب الہی کا) راستہ مجھ پر کھولا اور یوں سلسلہ عالیہ نقشبند بیہ کے معمولات متعین کئے گئے۔ چنا نچہ یہی معمولات سینکڑوں سالوں سے ہزاروں لو گوں نے کئے اور اللہ کے قرب کو حاصل کیا۔

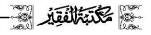
بھ حضرت نقشبند بخاری عضی ہی کا قول ہے کہ میں نے اللہ سے ایسا سلسلہ مانگاہے جو یقیناً موصل ہے یعنی اس سلسلہ عالیہ میں داخل ہو کر محنت کرنے والا انسان کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

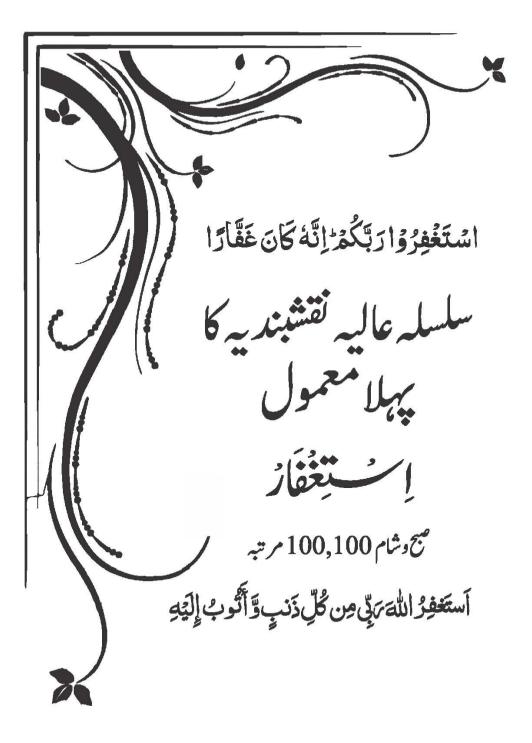
بی ان معمولات کی اہمیت کو جن ہے۔ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سالک کی سستی کے علاوہ اس راستے میں اور کوئی رکاوٹ نہیں، یعنی جو سالک پابندی سے ان معمولات کو کرے گاوہ اللہ کا قرب ضر ور پائے گا۔



دعاہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان معمولات کو پابندی سے کرنے کی توفیق نصیب فرما ہے اور ان دعاہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان معمولات کو پابندی سے کرنے کی توفیق نصیب فرما ہے اور ان کی برکات کو سمیٹنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اس کتاب کی شخصی ، ترتیب اور طباعت میں مولاناانوار الحق عباسی صاحب ، حارث صاحب ، فرقان صاحب اور دیگر حضرات نے خوب کو شش اور محنت سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو اجر عظیم عطافرمائے اور ان مبارک معمولات پر استفامت عطافرمائے۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو سالکین اور عوام کے لئے معمولات میں ذوق و شوق بڑھنے کا سبب بنائے اور اس عاجز کے لئے آخرت میں نجات کاذریعہ بنائے۔



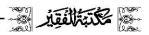


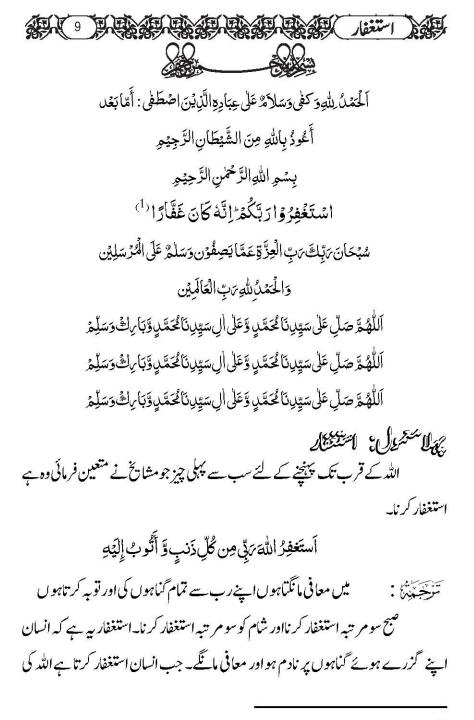




فهرستمضامين

فحسم	مض مب بن	نمبر شار
9	پېلامعمول:استغفار	1
10	 انبياء كرام على التلم، كااستغفار 	2
11	 اللد کے محبوب طلی ایم نے بھی کثرت سے استغفار کیا 	3
11	استغفارك فوائد	4
12	i. گناہوں کی بخشش	5
12	 بار بار گناه ہوں تؤبار بار استنغفار کریں 	6
13	ii. گناہوں سے حفاظت	7
14	 استغفار کرنے سے شیطان کی ناکامی 	8
15	iii. غمون کاد ور ہونا	9
15	o استغفار کے ذریعے سے ڈپریشن کا علاج	10
16	iv. قوت اور سہار املنا	11
17	 چاربیٹوں کی ماں اور سہار اایک بھی نہ بنا 	12
17	v. بلندی عطاکی جاتی ہے	13
18	 استغفار زیادہ وہ کرتاہے جواپنے آپ کو گناہ گار شمجھے 	14
19	vi. قربالی کاحصول	15
19	 حضرت نقش بند گافرمان : استغفار سے اللہ کے قرب کا حصول 	16
20	 اللد تعالى كى طرف سے استغفار كرنے والے بوڑ ھے كا اكرام 	17
21	 چالیس ساله گناه گار کی ندامت پر بارش 	18





10 سورةنوح 10



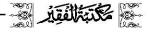
رحمت جوش میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو صرف بخشاہی نہیں بلکہ ایسے بندے کو رحمت جوش میں آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کو صرف بخشاہی نہیں بلکہ ایسے بندے کو ایخ محبوب بندوں میں شامل فرما لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ار شاد فرماتے ہیں ایخ محبوب بندوں میں شامل فرما لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ار شاد فرماتے ہیں آت تو بیک شریف کا فرما لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں تو بہ کرنے والوں سے اسی لیے استغفار صرف گناہ گاروں کے لئے نہیں نیکوں کے لئے بھی ہے کہ بید اللہ کی رحمت کو کھنچتا ہے۔ بید ایک ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کو بڑا پسند ہے۔

للم الم الم المنتخط المراحي المستنفس المستنفس المستركي المراحي المستركي المستنفس المستنفس المستنفس المستنفس الم يد خيال غلط ہے كہ استغفار گناہ گاروں كا ہى كام ہے اور انہى كو اس كى ضرورت ہے۔اس كى اس سے بڑى دليل اور كيا ہو سكتى ہے كہ اندياء عيم اللہ ، جو گنا ہوں سے معصوم تھے ، وہ بھى خوب استغفار كرتے اس لئے كہ وہ جانتے تھے كہ استغفار سے اللہ كے قرب ميں اور ترقى ملتى ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے استغفار حضرت آدم عليقان اللہ نے كى۔ مشہور قرآنى دعاہے: ترقى اللہ تما أَنْفُسَدَاً الْنُفُسَدَاً الْمُ

تَرْجَعَيْنُا :اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا توانبیاءً بھی خوب استغفار کرتے تھے۔ کیا وجہ ہے کہ گناہوں سے پاک ہونے کے باوجو داستغفار کرتے تھے ؟اس لئے کہ وہ جانتے تھے کہ اللہ تعالی کواستغفار پسند ہے۔

Dسورة البقرة 222

وية الاعرات 23



En 11 En Boen Boen Boen Boen I initial State الندك تحريب فيتجال في تنكى كمراد المتنقال كبا اس طرح نبی المتي آيم بن بھی خوب استغفار کيا۔اللہ تعالیٰ نے نبی اللی آیریم کو قرآن پاک میں استغفار كرني كاحكم فرمايا وَاسْتَغْفِرُ لِنَانُبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنِي⁽¹⁾ تَرْجَبُنَىٰ : ايخاور مسلمان مر دوں اور مسلمان عور توں کے گناہوں کی معافی مانگئے چنانچہ نبی طلّی کی تر ماتے ہیں إِنِّيلاً سَتَغْفِرُ الله وأَثُوب إِلَيْه فِي اليَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً ⁽²⁾ تَوْجَعَيْنُ : بِشَك میں دن میں ستر بارے زیادہ استغفار اور توبہ كرتا ہوں اورایک حدیث میں آیاہے کہ إِنِي لِأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (³⁾ تَنْجُبُهُمْ : بِينْك مِين دن مِين سومر تنه استغفار كرتا-اللَّد کے محبوب طلَّ فَيَدَيْنَا مجلى استغفار كرتے تھے اس لئے كہ بیہ عمل اللَّد كوبہت پسند ہے۔ استنفارك فوائذ استغفار کرنااللہ کا محبوب عمل ہے۔ اسی لئے قرآن وحدیث میں استغفار کے کثرت سے فضائل بیان کئے گئے ہیں۔

€ سومةالاعران23 9 صحيح البخاري -الدعوات (5948) ،سنن الترمذي -تفسير القرآن (3259) 3 صحيح مسلم-باب استحباب الاستغفام والاستكثام منه (2702)

المكتبة للفقائر

استغفار المتعقار المحمط المحمط المحمط المتعفار المتعفار المتعفار ، گاهدارای ششر استغفار کرنے کا پہلا فلکہ ہیے کہ انسان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ جس انجنیئر نے مشین بنائی ہوتی ہے اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس مشین میں کہاں کہاں سےاور س طرح خرابی آئیکی۔اسی طرح اللدرب العزت نے انسان کو بنایا ہے اور وہ خوب جامتا ہے کہ انسان کہاں غلطبال کرے گا۔ اس لیے اللہ تعالی نے پہلے سے فرمادیا کہ غلطی ہو گی، لیکن اگر استغفار کرتے رہو گے تومیں تمہیں معاف کرتارہوں گا۔ چنانچہ اللہ تعالی نے قرآن پاک میں فرمایا اسْتَغْفِرُوْارَبَّكُمُ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا⁽¹⁾ مَنْ جَهَدُهُا : اليخ رب س بخش ما نكو بيتك وه برا بخش والا ب اس لئے جوہندہ استغفار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے گناہوں کو معاف فرماد بتے ہیں۔ بلربل كماء تعول تحيل بلراستعقار كرش ذہن میں ایک سوال آتاہے کہ ہم سے توبار بار گناہ ہوتے ہیں تو ہمارے استغفار کا کیافائدہ؟

> حدیث پاک میں آتاہے کہ ریڈیں گوروں میں سکتریں فرور کو ریز

إِنَّ أَذْنَبَ عَبْلُ ذَنْبَافَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرُ لِي ذَنْنِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنَبَ عَبْلِي ذَنْبًا .الخ⁽²⁾ تَنْرَحْهَنِّهُمْ : اللَّد کے کسی بندے نے کوئی گناہ کیا پھر اللّہ سے عرض کیا کہ اے میرے مالک

10سو يةنو ح

المكتبة للفقائر

2758) صحيح البخاري - التوحيد (7068)، صحيح مسلم - التوبة (2758)

مرتحد کر استغفار مرتحد کناہ ہو گیا بچھ معاف فرمادے تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میر ابندہ جانتا ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہوں پر پکڑ بھی سکتا ہے اور معاف بھی کر سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کا گذاہ معاف کر دیا اور اسے بخش دیا۔ پھر وہ بندہ پچھ عرصے تک گناہ سے بچار ہتا ہے مگر پھر گناہ مرز دیو جاتا ہے تو وہ دوبارہ استغفار کرتا ہے۔ اللہ تعالی اسے پھر معاف فرماد یہ ہیں۔ وہ بندہ پچھ عرصہ گناہ سے بچار ہتا ہے اور پھر دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے۔ ناد م ہوتا ہے اور پھر گناہ ہے تو اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میرے بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اس کا و پھر کرتا ہے اور سزا بھی دے سکتا ہے۔ میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ اب جو اس کا دی پاہ کر کرے۔ مطلب یہ کہ جتنی بار استغفار کرتے رہو گے میں معاف کر تارہوں گا۔ اگر ہم ہو بار بارگناہ ہو تو بار بار استغفار کر ناچا ہے۔

2. گُلُکُکُکُکُکُلُکُ سے مُنْکَلُطُک استد فار کرنے کادو سر افائدہ یہ ہے کہ اس کی بر کت سے اللہ تعالی گناہوں سے بچادیتے ہیں۔ اس سے پتہ چلا کہ یہ معاف کروانے والی چیز بھی ہے اور گناہوں سے بچانے والی چیز بھی ہے۔ چناچہ حدیث پاک میں آتا ہے فَإِنَّ إِبْلِيسَ قَالَ: أَهْلَكُتُ النَّاسَ بِالنَّ نُوْبِ، فَأَهْلَكُونِي بِلَا إِلَهَ إِلَا اللَّهُ وَالا شتِغْفَاي⁽¹⁾ تَوْجَعُنَيْنَ : شيطان کہتا ہے کہ میں نے لو گوں کو گناہوں کے ذریعہ سے ہلاک کرد يا اور لو گوں نے مجھے ہلاک کرد یا لا إِلَهَ إِلَا اللَّهُ کُر نے اور استخفار پڑھنے سے۔

المكتبة للفقيد الم

0مسندا أبي يعلى الموصلي 136 – ج1 ص123 ، الدماء للطبراني 1780 – ص504

اس استغفار سے ہم شیطان کو ہلاک کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ہمیں مجبور کر رہا ہوتا ہے گناہ کرنے پر اور ہم استغفار سے اس کو پیچھے کر رہے ہوتے ہیں۔ چنا نچہ ایک نہیں، دو نہیں بلکہ کئ مر تبہ لوگ آکر بتاتے ہیں کہ دل میں بُری خواہش تھی کہ فلاں گناہ کر لوں۔ اس وقت ذہن میں آیا کہ استغفار کروں، استغفار کر ناشر وع کیا، ایسالگتا تھا کہ گناہ کی آگ کے اوپر کسی نے پانی ڈال دیا۔ پیتہ چلا کہ استغفار صرف گناہوں کو معاف نہیں کرواتا بلکہ آئندہ گناہوں سے بچاتا بھی ہے۔

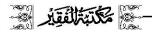
لاستنتین کر کے سے تشریط کا کا کا کا کا کا کا کی حضرت وہب بن منبہ تحی^{سی} فرماتے ہیں کہ حضرت یحیلی علیقہ ہوتا کا کی ملا قات ایک مرتبہ شیطان سے ہو گئی۔انہوں نے شیطان سے لو گوں کے مزاج اور طبیعتوں کے متعلق ہو چھا۔ اہلیس نے کہا کی ایک قشم تو آپ جیسے لو گوں کی ہے جن پر ہمار اکو کی داؤ نہیں چلتا۔ دوسرے وہ لوگ ہیں جو مکمل طور پر ہمارے قبضے میں ہیں جس طرح بچوں کے قبضے میں گیند ہوتی ہے۔ ہم ان کو اپنی مرضی کے مطابق نچاتے رہتے ہیں۔ ایک اور قشم کے لوگ ہیں جن کے پیچھے ہم پڑے رہتے ہیں اور انہیں کسی نہ کسی طرح آمادہ کر کے گناہ بھی کر وادیتے ہیں۔ مگر یہ لوگ ہوتے مگر انہیں گر اہ کرنے میں ہم کا میاب بھی دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے ہم مایو س تو نہیں ہوتے مگر انہیں گر اہ کرنے میں ہم کا میاب بھی نہیں ہوتے۔⁽¹⁾

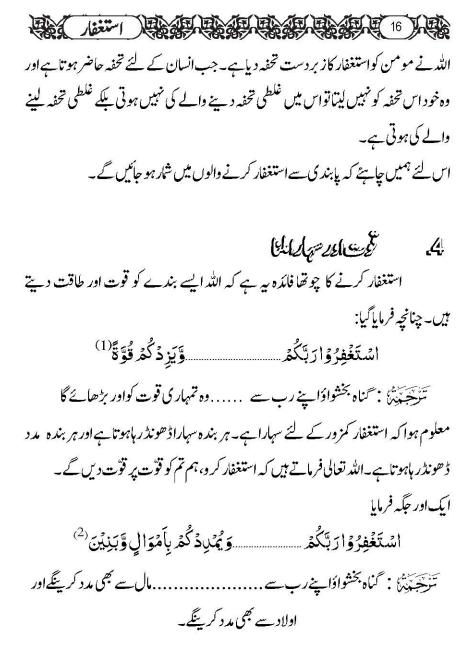
حفاظت ہوجائے۔

0 تىبيەالغانلىن س441
3 مىكتىتىتىللغىقىلەر ئىشتەرلىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئىشتەرلىكى ئەلپىرىكى ئەلپى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىلىكى ئەلپىرىكى ئەلپى ئەلپى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپى ئەلپىرى ئەلپى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرى ئەلپىرى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىلى ئەلپىرىكى ئەلپىرىك ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپى ئەلپىرىكى ئەلپ ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرىكى ئەلپىرى ئەلپىرىكى ئەلپىلى ئەلپى ئەلپىلىكى ئەلپىلى ئەلپى ئەلپى ئەلپىكى ئەلپى ئەلپى ئەلپىكى ئەلپى ئەلپىىكى ئەلپىلىكى ئەلپى ئەلپىرىكى ئەلپىلى ئەلپىى ئەلپىى ئەلپى ئەلپى متر استغفار استغفار المتركمان عنظر استغفار کرنے کا تیسر افلدہ ہیہ ہے کہ انسان کے غم دور ہوجاتے ہیں اور وہ پر یشانیوں سے باہر نگل جاتا ہے۔ چناچہ مشان نے ایک ترتیب بتادی کہ صنح سو مرتبہ استغفار کرنا ہے اور شام کو سو مرتبہ ۔ جس نے ان دواد قات میں استغفار کیا گویا کہ اس نے استغفار کو اپنے اوپ لازم کر لیا اور جس نے ان دواد قات میں استغفار کیا گویا کہ اس نے استغفار کو اپنے اوپ من لو مالا شیففا کہ بتعل اللہ لکھن کل جاتا ہے۔ چناچہ مشان کے تعریب بتادی کہ صنح سو مرتبہ استغفار کرنا ہے اور ازم کر لیا اور جس نے ان دواد قات میں استغفار کیا گویا کہ اس نے استغفار کو اپنے اوپ من لو مالا شیففا کہ بتعل اللہ لکھن کل خیت بختی جارت کا پر ایک تر تیا ہوں کا ہے تا کہ ہو کہ کا ہو ہو ہو ہوں ہے استغفار کو اپنے اوپ من لو مالا شیففا کہ بتعل اللہ لکھن کل خیت بختی ہو تو کہ کار کیا اس کے استغفار کو اپنے اوپ من لو مالا شیففا کہ بتعل اللہ لکھن کل خان کو این کا ہو تو کہ کار کا ہو ہو کہ ہوں کہ ہو ہوں ہو ہوں ہوں کا ہو ہوں میں لو مالا شیففا کہ بتعل اللہ لکھن کل خوال کو لاز م کر لیا، اللہ تعالی اس کے لئے ہر شکی میں سے مالا ہو کالیں گے۔ ہر غم میں سے اس کو نہ کہ اللہ تعالی اس کے لئے ہم تعلق ہوں سے راست کے است کو ہوں سے اس کو ہوں سے ایک ہوں سے میں ہو گا۔ اس کو کمان تھی نہیں ہو گا۔

لاستغیر الرسی کا در لیے سے تو پر نیس کا کا لائی آج کل ڈپریشن کا زمانہ ہے اور ڈپریشن (یعنی گہراغم) کو بھی استغفار کے ذریعے سے دور کر نا اس کا بہترین علاج ہے۔ کراچی کے ایک تاجر بتاتے ہیں کہ کٹی سالوں سے ڈپریشن کی گولیاں کھاتا تھا مگر وقتی آرام آجاتا مگر کچھ عرصے بعد پھروہی غم والا معاملہ شروع ہو جاتا۔ پھر کسی عالم نے استغفار کرنے کا بتایا۔ میں نے اسے آزمایا تو واقعی غم مستقل دور ہو گیا۔ اسکے بعد اپنے جیسے در جنوں مریضوں کو سے استنفار کی دوابتائی ہے اوران سب کو بھی اس سے زبر دست فلکہ ہوا۔

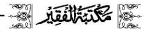
سنن أبي داود - الصلاة (1518)، سنن ابن ماجه - الأدب (3819)





سويةهور52

12سويةنوح



مرتب استغفار استغفار المتحد مرتب المتحد المتحد المحد الم ايک ہوتا ہے مال کا ہونا، ايک ہوتا ہے مال کا مدد کر نا۔ مال ميں برکت ہونا يہ مال کے ذريع مدد ہے۔ برکت نہيں ہوتی تو انسان کو سمجھ نہيں آتی کہ اتن جلدی پيے کیے خرچ ہور ہے ہيں۔ مال ميں بے برکتی کی شکایت تو آج کل بہت لوگ کرتے ہيں۔ اس کا حل ہہ ہے کہ کثر ت استخفار کریں۔ اسی طرح ايک چيز ہوتی ہے اولاد کا ہونا اور ايک ہوتا ہے اولاد کا مدد کرنا۔ کئی مرتبہ ايسا ہوتا ہے کہ بيٹے ہوتے ہيں چار اور مددان ميں سے کوئی بھی نہيں کرتا۔

تی سلیری سلالی سلالی سلالی سلامی ایک سلیمی استخفار کرنے کا پانچواں فائدہ میہ ہے کہ انسان کو بلندی ملتی ہے۔ اس کی وجہ میہ ہے کہ استخفار کرنے کا پانچواں فائدہ میہ ہے کہ انسان کو بلندی ملتی ہے۔ اس کی وجہ میہ ہے کہ انسان استخفار کرتا ہے دوانسان کی بندگی خاہر ہوتی ہے کہ اپنے آپ کو غلطی پر محسوس کرنے کی وجہ سے استخفار کرتا ہے داللہ تعالی کو بندے میں بندگی کی صفت بہت پسند ہے۔ توجو جتنا زیادہ استخفار کرتا ہے وہ اتنی زیادہ عاجزی کرتا ہے۔ اور جو جتنی زیادہ عاجزی کرتا ہے اللہ تعالی اس کو اتنازیادہ بلند کرتے ہیں۔



استنتظلال بلادى كرتاب يمكله بيخ آب كاكما يمك تتجت

استغفار وہ بندہ زیادہ کرتا ہے جس کی طبیعت ایسی ہو کہ اس پر جو بھی مصیبت آتی ہے، سب سے پہلے اس کا دھیان اسی طرف جاتا ہے کہ بیہ مصیبت مجھ پر میر ے گناہوں کی وجہ سے آئی ہے۔ آج توبیہ حال ہے کہ پریثانی آتی ہے تو ہم اس کی وجو ہات ڈھونڈتے ہیں۔ اولاد نافرمان ہوتی ہے تو ہم اولاد سے ناراض ہوتے ہیں، نو کر وغیرہ نافرمان تو ہم ان سے ناراض ہوتے ہیں۔ بیاری آتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ فلال چیز کھالی تھی تواس وجہ سے بیار ہو گیا ہوں یا میں نے فلاں پر ہیز نہیں کیا تھا۔ تو مصیبت کے وقت ہم اسب ڈھونڈ رہے ہوتے ہیں

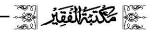
يَّاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ⁽²⁾

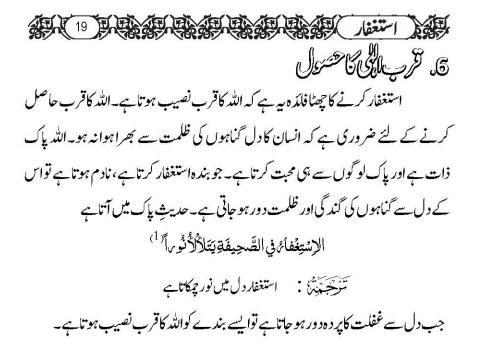
مَنْرَجْبَنِيْنَى :اب لوگو (س لو) بیہ تمہاری سرکشی تمہارے لئے وبال (جان) ہونے والی ہے

توجو بنداید سوچتاہے کہ مجھ پر جو مصیبت آئی ہے وہ میر ی اپنی کمائی ہوئی ہے وہ سب سے زیادہ استغفار کرتا ہے۔

شعب الإيمان للبيهقي 7790 - ج10ص 455 - 456

Dسورة يونس 23





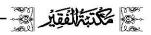
مصر بندی بلیس بالالان با با تندیک استیک بالد سے الد کر سے بنا الحسر بلی نقش بند سلسلہ عالیہ نقش بند بیہ سے ایک بزرگ گزرے ہیں حضر ت خواجہ بہاؤالدین نقش بند بخاری عید اللہ مس نے آکر سوال پو چھا کہ حضرت اگر سارے اللہ والے ختم ہو جائیں تو پھر قرب اللی کس طرح حاصل ہوگا؟ حضرت نے تھوڑی دیر تو قف فرما یااور پھر فرمانے لگے کہ فرض کریں کہ سارے اللہ والے ختم ہوجاتے ہیں توجو شخص استغفار کو مضبو طی سے پکڑلے گااس کو اللہ پاک اپنا قرب عطافر ما دیں گے۔

الجامع الصغير من حديث البشير النذير - ج1 ص272



ات تو ہم اس کو بہت ہی بلکا سیجھتے ہیں۔ جو سالک مراقبہ، ذکر کرنے والا ہے وہ بھی اس کو بلکا سمجھتا ہے۔ اگر شیخ پو چھے گا کہ تم نے استعفار نہیں کیا ہے تو اس کو بتانے میں کوئی حرج نہیں ہو گا کہ نہیں کیا۔ مگر جس کو بیہ معلوم ہو جائے کہ سے کتنی بڑی نعمت ہے اور کنٹا بڑا تحفہ ہے جو میں نے چھوڑ دیاتواستغفار کے بغیر اس کادن ہی نہ گزرے۔

اللد تعالى كى طرف ساستنظار كرفي والے إوار الك كاكرام حضرت عمر طلینیڈ کے زمانے میں ایک آدمی تھاجو محفلوں میں گانے گاتا تھا۔ کچھ او گوں میں اس کواس وجہ سے بڑی مقبولیت ملی تھی۔ پپیہ بھی ملتا تھااور لوگ اس کو کھلاتے پلاتے بھی بتھے۔ کٹی سال اس کی زندگی اسی طرح گزرتی رہی اور دین سے غافل رہا۔ بڑھا یے کو پہنچانواب اس طرح کی آواز بھی نہیں رہی اور لو گوں کو بھی اندازہ ہو گیا کہ اب اس میں وہ بات نہیں رہی توانہوں نے بھی سننا چھوڑ دیا۔ آہت یہ آہت ہر شتے دار بھی فوت ہوتے گئے۔ بیر بہت بوڑھا ہو چکا تھااوراب اس کے دانت بھی گر گئے۔ گانا بچانا بالکل ختم ہو گیااور کوئی یو چھتا بھی نہیں تھا۔ کوئی اپنے پاس رکھنا بھی نہیں چاہتاتھا۔ کسی نے رحم کھا کراپنے پاس رکھااور کچھ نہ کچھ کھلایلادیتا تھا۔اس نے بھی ایک مرتبہ ننگ آکر کہہ دیا کہ اب تیری کھانسی برداشت نہیں ہوتی۔ چلاجا یہاں ہے۔ توجب اس کو نکال دیا گیا اس بڑھاپے میں تواب اس کو خیال آیا کہ میرا بڑھا پااتنا وحشت ناک ہے۔ بیہ میرے گناہوں کی سزاہے۔اس کواحساس ہو گیا اور اینے آپ کو کونے لگا کہ بیر سب میر ہے گناہوں کا متیجہ ہے۔ بیر سوچ کر چل پڑا، چلتے چلتے قبرستان میں پہنچ گیا،اور وہاں جاکر بیٹھ گیا۔ پھر دعاکرتا ہے کہ اے اللہ اب تو مجھے کوئی یو چھنے والانہیں،اب کوئی میرے غم سننے والانہیں۔اب توجیحے کوئی کھانادینے والانہیں۔ پالللہ تیر ی



اس وقت حضرت عمر رضائفَۃُ آرام فرمارہے تھے۔ خواب میں ان کو کسی کہنے والے نے کہا کہ اے عمر تو قبر ستان میں جا،وہاں ہماراایک دوست بھو کا اور پیاسا ہے۔ وہاں جا اور اسے اپنے ہاتھوں سے کھانادے کرآ۔

استغفار کرنے والے کواللہ تعالی نے یہ مقام دیا کہ اس نے استغفار کیا اور اللہ تعالی نے سر یہ مقام دیا کہ اس نے استغفار کیا اور اللہ تعالی نے ایم را کو منین کو کھانے کے ساتھ بھیجے دیا۔ حضرت عمر رخان مختر کھانا ہے سر پر لے کر گئے کہ اللہ کا کوئی دوست ہے جس کو کھلانا ہے۔ توجا کر دیکھا کہ یہ بوڑھا ہے۔ اور اس بوڑھے کو انٹر کا کوئی دوست ہے جس کو کھلانا ہے۔ توجا کر دیکھا کہ یہ بوڑھا ہے۔ اور اس بوڑھے کو انٹر کا کوئی دوست ہے جس کو کھلانا ہے۔ توجا کر دیکھا کہ یہ بوڑھا ہے۔ اور اس بوڑھے کو انٹر کا کوئی دوست ہے جس کو کھلانا ہے۔ توجا کر دیکھا کہ یہ بوڑھا ہے۔ اور اس بوڑھے کو انٹر کا کوئی دوست ہے جس کو کھلانا ہے۔ توجا کر دیکھا کہ یہ بوڑھا ہے۔ اور اس بوڑھے کو انٹر کا کوئی دوست ہے جس کو کھلانا ہے۔ توجا کر دیکھا کہ یہ بوڑھا ہے۔ اور اس بوڑھے کو انٹر کا کوئی دوست ہے جس کو کھلانا ہے۔ توجا کر دیکھا کہ یہ بوڑھا ہے۔ اور اس بوڑھے کو انٹر کا کوئی دوست ہے جس کو کھلانا ہے۔ توجا کر دیکھا کہ یہ بوڑھا ہے۔ اور اس بوڑھے کو انٹر کا کوئی دوست ہے جس کو کھلانے کے لیے انٹر کا کوئی دوست ہے جس کو کھا کہ دوست ہو جا کر بتایا کہ اللہ تعالی نے تھے کھلا نے کا پیغام بھیجا ہے۔ استغفار کر نا اللہ کی رحمت کو کھینچتا ہے، اللہ کی محبت کو کھینچتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالی کے سامنے نادم ہونا، تو ہم کر نا اور است خفار کر نا، مؤ من جتنازیادہ کرے اتنا بہتر ہے۔

صبح توبه شام توبه لب يدمير ب مدام توبه 6 بالربويابالربواين كرفكاكام توبه

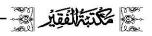
ر بیالیس سرال کران کر کی تک اس بی بی بالاس ایک دفعہ حضرت موسیٰ علیقہ بی بالاس آپ علیقہ موالی سر موسیٰ علیقہ بی بارش آپ علیقہ موالی سے درخواست کی کہ آپ اللہ تعالی سے دعاکریں کہ ہم پر اپنی رحمت کی بارش فرما نے آپ علیقہ بی بی بی او گوں کے ساتھ جنگل کی طرف روانہ ہوئے اور دعا کی کہ یا اللہ بوڑھوں، بچوں اور چرنے والے جانوروں کے صدیقے ہم پر رحم فر مااور ہمیں بارش عطافر ما! بوڑھوں، بچوں اور چرنے والے جانوروں کے صدیقے ہم پر رحم فر مااور ہمیں بارش عطافر ما! لیکن بارش نہ ہوئی تو آپ علیقہ ہوتا ، بہت پر بیثان ہوئے اور یوں دعا کی کہ یا اللہ تیرے ہاں میر ا کوئی مقام نہیں ہے تو نبی آخر الزمان حضرت محمد ملتی پیرتم کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں ہم پر بارش بر ساد یجئے۔

اس پر اللہ تعالی کی طرف سے وحی آئی کہ اے موسی ! تیرا مقام میرے ہاں گھٹا نہیں، بلکہ تہ چارے اندرایک ایسا آدمی موجود ہے جو چالیس سال سے گناہوں کے ساتھ میر امقابلہ کرر ہا ہے۔ تم لوگوں میں اعلان کردو کہ وہ شخص یہاں سے نکل جائے اسی کی وجہ سے میں نے بارش روک رکھی ہے۔ چنانچہ موسی علیہ لائوڈ ٹا کہ نے اعلان کردیا کہ اے وہ شخص جو چالیس بر س سے گناہوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا مقابلہ کرر ہاہے تو یہاں سے نکل جا! تیرے ہی سبب بارش نہیں ہور ہی۔

جب اس شخص نے بید اعلان سنا تواد ھر اد ھر دیکھنے لگا۔ جب اس نے دیکھ لیا کہ کوئی شخص بھی باہر نہ نکلا تو سمجھ گیا کہ بیہ میں ہی ہوں۔ بس اس شخص نے سر جھکایا،اور کپڑاڈالا اور اللّٰد تعالٰی سے دعامانگنا شر وع کر دی۔

یااللہ! میں نے چالیس سال تک تیری نافر مانی کی اور تونے مجھے مہلت دےر کھی، اللہ آج میں سچ دل سے توبہ کرتا ہوں تو آج مجھے معاف کردے اگر تونے مجھے معاف نہ کیا میں لو گوں میں ذلیل وخوار ہو جاوں گا،لہذامہر بانی کا معاملہ فرما۔

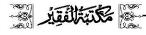
ابھی دعا مکمل نہ ہوئی تھی کہ بادل کاایک طکر ا آیا اور بارش بر سنا شر وع ہو گئی۔ موسی علیظ پیٹا پی حیران کہ ابھی تک تو وہ بندہ یہاں سے نکلا بھی نہیں اور بارش بر سنا شر وع ہو گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اے موسی ! جس کی وجہ سے بارش روکی تھی اسی کی وجہ سے



مستغفار استغفار کوچھا یا اللہ وہ کیے؟ توفر مایا اس بندے نے کچی توبہ کرلی۔ موسی علیہ اللہ تو 23 مرحک بر سادی گئی۔ یوچھا یا اللہ وہ کیے؟ توفر مایا اس بندے نے کچی تچی توبہ کرلی۔ موسی علیہ اللہ تا کہ میر کی نافر مانی یوچھا۔ یا اللہ وہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسی وہ بندہ چالیس سال تک میر کی نافر مانی کرتارہا میں نے اس کا راز فاش نہ کیا، اب اس نے توبہ کرلی ہے تو میں اس کا راز کیسے فاش کر دول!

ہم بھی اگراپنے گناہوں پر نادم ہو نگے تواللہ تعالٰی کی رحمت متوجہ ہو گی۔اللہ تعالی سے دعاہے کہ ہمیں کثرت سے استغفار کرنے کی توفیق عطافرمائے۔

وَآخِرُدَعُوَانَأَأَنِا لَحُمَٰدُلِيَّهِ مَبْ الْعَالَمِينَ





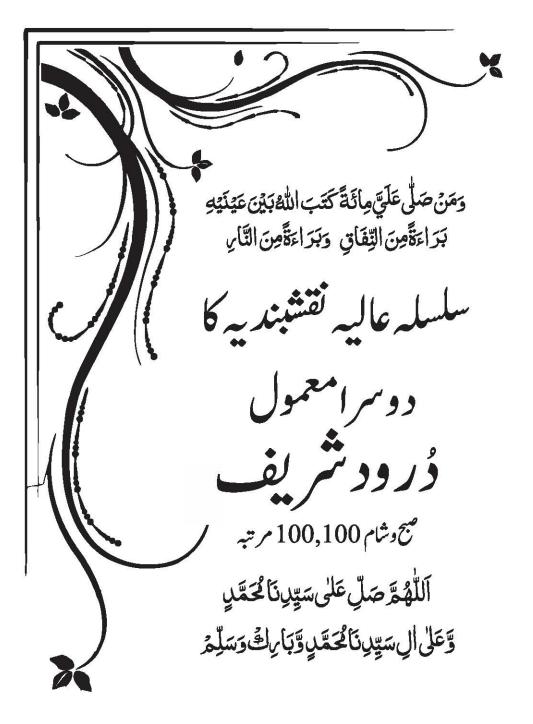
مناحبات

میں گتاہ گارہوں میں سیاہ کارہوں

میں خطاکار ہوں میں سزادار ہوں مرے سجد دن میں تیری ہی حمہ د ثنا مسیسر اکوئی نہیں اللہ تیرے سوا

میری توبہ ہے توبہ اے میرے الٰہ مجھ گسٹ اہ گار کو تونہ دیسٹ اسزا میری آہوں کو سُن لے اے حاجت روا میں راکو کی نہیں اللّہ تیرے سوا

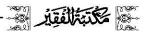


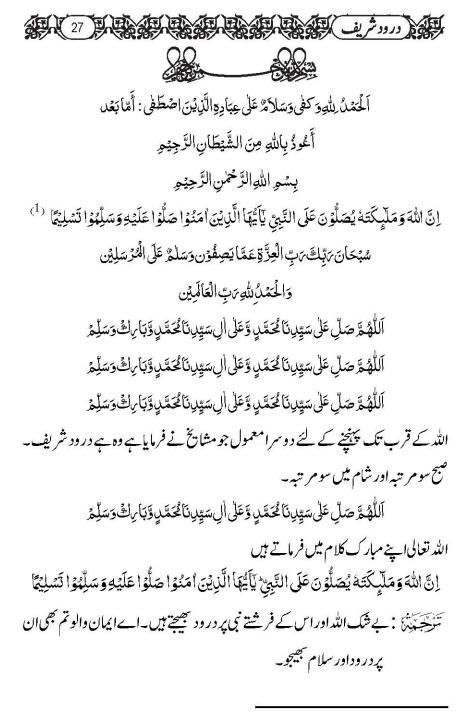




صفحب	مصف المسيمين	تمبر شار
27	دوسرامعمول: دردد سشریف	1
28	در دد شریف کی برکات	2
28	1. آگ ہے ہری اور نفاق ہے ہری	3
29	2. الله كامقرب بن جانا	4
30	 ني طري المي المي المراجع المحاص قُرب نصيب مونا 	5
31	 کثرتِ درود پر خواب میں نبی طرف آین کم زیارت 	6
31	 ابوالعباس عن الله کو کثرت درود والی مجلس میں جانے کا حکم 	7
32	4. بروزِ قيامت نبي لملق يُلام كاخاص قرب	8
33	5. دعاؤں کا قبول ہونا	9
34	6. درودلکھنے والے کے لئے فرشتے مغفرت کی دعاکرتے ہیں	10
35	 درود پاک لکھنے کی وجہ سے دس لاکھ فرشتوں کی امامت 	11
35	 حضرت ابوڈرعہ جوٹاللڈ ایک لاکھ احادیث کے حافظ 	12
36	 نی طرح کارٹی کا شرف 	13
37	 نی طرف کی نے درود پڑھنے والے کو پیغام تھجوایا 	14
39	o ایک د فعه در ود پژھنے پر شرابی کی مغفرت	15

فهرستمضامين





• سوبرة الاحزاب 56





جو بندہ بھی نبی طرفی کی متوجہ کررہا ہو تاہے۔اللہ تعالی نے درود کے ساتھ بہت سی دینی اور دنیاوی برکات کو نتھی کردیا ہے۔ چنانچہ علماءنے درود شریف پڑھنے کے بہت سے فضائل وبرکات قرآن وحدیث سے بتائے ہیں جن میں سے چند سے ہیں۔

أ، تَأْكُنْ بَعْرَيْنَ لَكُنْ تَعْلَى مَعْلَى مُ مَعْلَى مُ مَعْلَى مُ مَنْ مَعْلَى مُ مَعْلَى مُعْلَى مَعْلَى مَعْلَى مَعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مَعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مَعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مَعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُ مُعْل مُعْلَى مُعْلَى مَعْلَى مَعْلَى مَعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُعْلَى مُ مَعْلَى مُعْلَى مُعْلَا

٢

أمعجم الأوسط للطبراني 7235

مرتب (20 مرتب) مرتب (20 مرتب درود بهجا الله تعالی کی اس پر دس رحمتیں نازل ترجب نے مجھ پر ایک مرتب درود بھجا الله تعالی کی اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں جس نے دس مرتبہ درود بھجا الله کی سور حمتیں اس پر نازل ہوتی ہیں اور جس نے سو مرتبہ درود بھجا الله تعالی اس کی پیشانی پر لکھ دیتے ہیں بد اُقصن النفاق و بد اُقصن الناہ کہ پر آدمی نفاق سے بھی بری ہو گیا اور بیہ آد می آگ سے بھی بَری ہو گیا۔ ہمارے مشائ نے اس لئے متعین کر دیا کہ معمولات میں سالک نے سو مرتبہ درود شریف صحاور سو مرتبہ شام کو پڑھنا ہے۔

لا التدا سر المراج

دُرود شريف کی دوسری برکت بي ہے کہ اس کا پڑھنے والا اللہ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔ حضرت کعب احبار رضائنی، نبی طری پیلی کے صحابی تھے مگر پہلے وہ یہودی تھے اور یہودیوں میں بھی بڑے عالم سمجھے جاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی نے عَلید لاکسے پوچھا کہ یا مُوسی أَثَّرِیْکُ أَنْ أَحُوْنَ أَقْرَبَ إِلَيْكَ مِنْ كَلَامِكَ إِلٰى لِسَانِكَ⁽¹⁾

مَرْجَعُنَى : اے میرے پیارے موسی کیا توچا ہتا ہے کہ میں تجھ سے اتناقریب ہو جاؤں

جتنا تیری زبان تیرے کلام سے قریب ہے؟ حضرت موسیٰ عَلِیقَادِیکی تو دیسے ہی اللہ تعالیٰ کے بڑے عاشق تھے۔اور اللہ کو دیکھنے کی بڑی تمنار کھتے تھے۔اب جب انہوں نے بیہ بات سنی تو عرض کرنے لگے کہ اے اللہ! اگراتنا قریب ہو جاؤں تو کیا بات ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے پیارے موسیؓ اگر تو میرے

183 القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع – ص183



اتناقریب ہوناچا ہتا ہے تو پھر کثرت سے محمد سول اللہ طرف پی سلام تبھیجو۔ اتناقریب ہوناچا ہتا ہے تو پھر کثرت سے محمد سول اللہ طرف پی سلام تبھیجو۔ تو پتہ چلا کہ نبی طرف پی درود بھیجنا اللہ تعالیٰ کے خاص قرب کو حاصل کرنے کا طریقہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشات نے اللہ تعالیٰ کے قرب تک پینچنے کے لئے چھ معمولات میں سے ایک معمول درود شریف کو طے کیا۔

دررود شریف پڑھنے کی تیسر ی بر کت ہی ہے کہ انسان کو نبی کریم طنی آیا جام قرب نصیب ہوتا ہے۔ بیہ بات بھی قابل غور ہے کہ جسے نبی طنی آیا ہم کا قرب حاصل نہیں تو اللہ کا قرب ممکن نہیں۔ آپ طنی آیا ہم کی اتباع کرنا، آپ طنی آیا ہم سے محبت کرنا اور آپ طنی آیا ہم پر درود بھیجنا ان سب کے بغیر کوئی بھی شخص اللہ کے قریب ہو ہی نہیں سکتا۔ چنا نچہ نبی طنی آیا ہم نے فرمایا

لانوُ مِنُ أَحَدُ كُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِيدِوَ وَالدِيدِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ⁽¹⁾.

تَنْجَبَنَهُمْ : تم میں سے کوئی اس وقت تک ایمان والانہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے م

اپنے والدا پنی اولا دسے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ پہتہ چلا کہ نبی طبق لیکٹم کی محبت ایمان کے لئے شرط ہے اور بیہ محبت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جو کثرت سے در ودپڑ ھتا ہے۔

O صحيح مسلم - كتاب الإيمان - باب وجوب محبة مسول الله صلى الله عليه وسلم أكثر من الأهل والولد 44

مرتب (درود شریف) میں میں مرتب کی مرتب کر مرتب کر مرتب کر مرتب کر ایک مرتب کر مرت کر مرتب کر مرت کر مرتب کر مرتب کر مرت کر مرتب کر مرت کر مرت کر مرت کر مرتب کر مرت کر مرت کر مرتب کر مرتب کر مرت کر مرت کر مرتب کر مرتب کر مرتب کر مرت کر مرتب کر مرت کر مرت کر مرت کر مرتب کر مرت مرتب کر مرتب کر مرت کر م

هاتهذا الفر الذي تكثر به الصلاة عليّ أقبله⁽¹⁾

تَنْزَجْبَهُنْ : جس مند سے تودر ود پڑ ھتا ہے اس مند کو قریب کر ہم اس کا بوسہ لینا چاہتے ہیں چنانچہ آپ طلّی لیکٹر نے ان کے مند پر بوسہ لیا۔ فرماتے ہیں کہ میر ی بھی آنکھ کھل گئی اور میر ی بیوی کی بھی آنکھ کھل گئی اور پورے کمرے میں مشک کی خوشبو تھی۔ وہ خوشبو آٹھ دن تک اس کمرے میں رہی۔

توپیۃ چلا کہ درود شریف پڑھنے سے اللہ کے نبی طنی کینے کم کافرب حاصل ہوتا ہے۔

المكتبة للفقائر

197 القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع – ص197

عليه المحالية المحا که حضرت ابوالعبّاس خیاط عیشیّه ایک اور بزرگ حضرت ابن رشیق عیب کی مجلسوں میں جانے لگے اور ہر ہفتہ وار مجلس میں یہ پہنچے ہوتے تھے۔ لوگ بھی حیران کہ بیہ تبھی کہیں نہیں جاتے تھےاور اب بیرا یک اور بزرگ کی مجلس میں جارہے ہیں۔ تو کسی نے پوچھ لیا کہ حضرت آپ تو کہیں نہیں جاتے تھے اور نہ کسی سے میل جول رکھتے تھے؟۔ توانہوں نے فرمايا كه كہيں نہيں جاتاتھا مگرايك دن خواب ميں نبي طرح يَتِبَمّ كي زيارت ہو ئي اور نی طبق لیکتم نے فرمایا أحضر مجلس مشيق فإنه يصلى على فيه كذاو كذامرة⁽¹⁾ مَرْجَبَهُهُ : ابن رشیق کی محفل میں جایا کرو کہ وہ مجھ پر کثرت سے درود پڑ ھتا ہے تو یہ یکی بات ہے کہ جو بھی پابندی سے درود پاک پڑھے گااسے اللہ تعالی کے نبی ملتى اللہ ع قرب جاصل ہو جائے گا۔

 مَرْجَبُوْنَهُا : قیامت کے دن میر بے سب سے قریب وہ ہو گاجو مجھ پر سب سے زیادہ در در د بھیجتا ہو گا

> القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع – ص 361 عامع التزمذي – أبو اب الوتر – باب ماجاء في فضل الصلاة على الذي يشيئين 484 مكتبة مالفيق بر المنتخب مكتبة مالفيق بر النقي .

مرود شریف التاریخ التا کہ قیامت کے دن نبی طرح کو کہ تعلق میں جگہ نصیب ہم میں سے کون میہ نہیں چاہتا کہ قیامت کے دن نبی طرح التی کے قد موں میں جگہ نصیب ہو۔ اس حدیث کی روح سے پتہ چلتا ہے کہ در ود پڑھنے والے کو میہ سعادت نصیب ہو گ اس لئے خوب در ود شریف پڑ ھناچا ہیے۔

650 45 USUS 5 درود شریف کی پانچویں برکت بیر ہے کہ اس کو پڑھنے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں. حضرت عمرٌ بير حديث نقل فرماتے ہيں إِنَّ الدُّعَاءَمَوْ قُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَمْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّي عَلى نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ⁽¹⁾ جو شخص در ود شریف نہیں پڑ ھتااور د عاکر تاہے تواس کی د عااو پر نہیں جاتی جب تک وہ در و د شریف نہ پڑھ لے۔ اسی لئے دعا سے پہلے اور دعا کے بعد درود شریف پڑھنا دعا کی قبولیت کو بڑھا دیتا ہے۔ درود شریف صرف دعاکی قبولیت ہی کو نہیں بڑھاتا بلکہ اگر کوئی شخص ڈرود کو ہی دعابنا لے تواللداس كوبن مائلے عطافرماتے ہیں۔حدیث پاک میں آتاہے ایک صحابی حضرت ایی بن کعب طالتُون نے آپ ملتی ایکم سے عرض کیا يَا مَسُولَ اللهِ إِلَي أُكْثِرُ الصَّلاةَ عَلَيْكَ فَكَمَ أَجْعَلُ لكَ مِنْ صَلاتي ؟ ... الخ⁽²⁾ اے اللہ کے نبی طبق کی آئم میں نے اپنی دعائے لئے اتناوقت نکالا ہے، اب سوچتا ہوں کہ اس

> • جامع الترمذي – أبو اب الوتر – باب ماجاء في فضل الصلاة على النبي مُتْهَيْتُهُم 486 جامع الترمذي – أبو اب صفة القيامة والرقائق و الوسع 2457

المكتبة للفقائر

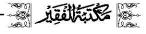
وقت میں سے پچھ وقت درود پڑھنے میں لگا دول تو کیا میں ایک تہائی وقت درود شریف وقت میں سے پچھ وقت درود پڑھنے میں لگا دول تو کیا میں ایک تہائی وقت درود شریف پڑھنے میں لگادوں ؟ تو آپ طریفی آریم نے فرمایا کہ اور وقت بڑھاؤ عرض کیا آدھا وقت لگا دیتا ہوں تو آپ طریفی آریم نے فرمایا کہ اور وقت بڑھاؤ تو صحابی نے عرض کیا کہ پھر دعا کا جو بھی وقت ہے پورا لگا دیتا ہوں ۔ اس پر نبی طریفی آریم نے فرمایا کہ جو شخص دعا کا سارا وقت درود پڑھنے میں لگا دیتا ہوں ۔ اس پر نبی طریفی آریم نے فرمایا کہ جو شخص دعا کا سارا وقت درود درود سے جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں وہاں اسے دعا بنانے سے بن مانے ضروریات بھی پوری ہوجاتی ہیں۔ بڑی سعادت کی بات ہو اس شخص کے لئے جو اس کی پابند کی کر تا ہو۔

ک، <u>دارود لکھ طللے کے لیے کر شلط منظر سن گیدیا کر کے لیک</u> درود شریف کی چھٹی بر کت میہ ہے کہ اس درود کے لکھنے والے کے لئے بھی فرشتے مغفرت کی دعاکرتے ہیں۔

حديث پاک ميں آتا ہے۔ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي كِتَابٍ لَمْ تَذَلِ الْمُلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ⁽¹⁾ تَرْجَعُنِيَّا: جس نے كتاب ميں مجھ پر درود پاک لکھا توجب تک مير انام مبارک اُس كتاب ميں رہے گافر شتے اُس كيليے اِستغفار كرتے رہيں گے۔

کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو نبی طریقی کی پر درود لکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض بزرگ افرماتے ہیں کہ محد ثین کی جماعت افضل ہے اس لئے کہ وہ کثرت سے درود لکھتے ہیں۔

المعجم الأوسط للطبراني 1835-ج2ص232



م الم ورود شريف الموجد المراجع الم الموجد المراجع المراجع

حضرت ابوڈر عد تعظیلتہ اپنے وقت کے بڑے محدث اور بڑے بزرگ تھے۔ ان کی وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ بید دس لا کھ فر شتوں کی امامت کر وا رہے ہیں۔ توخواب میں ہی حضرت سے پوچھا کہ حضرت آپ کو بیہ مقام کیسے ملا کہ آپ دس لا کھ فر شتوں کی امامت کر ارہے ہیں ؟ حضرت نے فرمایا کہ دنیا میں میں نے ایک لا کھ حدیث شریف لکھیں اور ایک لا کھ دفعہ نبی طرح نی کی پر در ود شریف لکھا۔ اور حدیث یاک میں آتا ہے کہ فر شتے درود کے لکھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتے

اور حکرمیں پا^ن یں انا پانچ کہ کرسے درود سے سے دانے محصا سے سطرت کی دعا کر سے رہتے ہیں جب تک کہ وہ درود کتاب میں لکھارہے۔ تو مجھےا س درود لکھنے کی وجہ سے سے مقام ملا۔ توپیۃ چلا کہ جو درود شریف لکھ بھی دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت اس پر ہوتی ہے۔

حر سالعدر من كايك لا كالايت منظ شيل

حضرت ابو ذُرعه عِنْهَانَهُ کا ایک شاگرد تھا جس کی نٹی نٹی شادی ہوئی تھی۔ بیر حضرت کی مجلس میں با قاعدگی سے جاتا۔ اس لئے ہر روز شام کو گھر واپسی میں دیر ہو جاتی تو بیوی ناراض ہوتی۔ایک دفعہ بہت دیر ہوگٹی تو بیوی بہت ہی ناراض ہوگٹی اور پوچھا کہ اتن دیر کیوں ہوگٹی ؟ تواس شاگرد نے اپنی بیوی کو کہا کہ حضرت کا حدیث کا در س تھا، اس میں

دیر ہو گئی۔ بیوی نے غصے میں آکر کہا کے تیر بے استاد کو کچھ نہیں آتا تو تچھے کیا آتا ہو گا۔ اب بیہ شاگرد تواس بات پر بھڑ ک اٹھا کہ حضرت سے اتن محبت کر تا تھا۔ تو عصّے میں آگیا اور کہا کہ اگر میر بے استاد کوایک لاکھ حدیثیں زبانی یاد نہیں تو تجھ کو تین طلاق۔

اب رات گزرگئی، صبح جب دونوں اٹھے تو بڑے پریشان ہوئے کہ بیہ کیا معاملہ ہو گیا۔

المكتبة للفقار

المراجع شوہر بھی پریشان کہ میں نے کیا کہہ دیااور بیوی بھی پریشان کہ مجھے اتناغصہ نہیں کر ناچا ہے تھاآ خردینی کام ہے ہی آرہا تھا۔ یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ طلاق ہوئی کہ نہیں ہوئی تو بالآخر ہیوی نے کہا کہ جاؤاور حضرت سے یو چھو کہ انہیں ایک لا کھ احادیث یاد ہیں کہ نہیں۔ ب^ری پریشانی کی حالت میں بیہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوااور پور اقصّ_{لہ} حضرت کو سنایا۔ بیہ بھی بتایا کہ میں نے عضّے میں آگر کہہ دیا کہ اگر میرے حضرت کوایک لا کھ احادیث نہیں یاد تو تجھے تین طلاق۔اس پر حضرت مسکراا کھے اور فرما یاجاؤ میاں بیوی والی زندگی گزار و أحفظ مائتى ألف حديث كما يحفظ الإنسان قل هو الله أحد (1) تَرْجَبْهُمْ : كه ايك لا كاه حديثين تو مجصاس طرح ياد ہيں جيسے لو گوں كوقيل هو الله أحد ياد ہوتی ہے۔ کیسی محبت اللہ کے پیارے حبیب طرف لیک سے کہ ان کے مبارک فرمان کواتن کمثرت سے یاد کیا۔ درود شریف پڑھنے کی ساتویں برکت ہیہ ہے کہ جو نبی مٹی کی پڑ درود بھیجتا ہے تو گویا اسکونی التفاديكم سے ہم كلامى كاشرف نصيب ہوتا ہے۔ حديث پاک ميں آتا ہے وَمَنْ صَلّى عَلَيَّ نَائِيًّا مِنْهُ أَبُلِغْتُهُ⁽²⁾

 مَوْجَبَوْنَى جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھتاہے،اس درود شریف کو میرے پاس پہنچایا جاتا ہے

- تا،يخبغدادللخطيب ج10ص335
 شعبالإيمان-البيهقى ج2، ص218
 - المكتبة للفقار ال

شعب الايمان-البيهقى ج2، ص218



فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم في منامي فقال لي ما هذا الحزن إذهب إلى علي بن عيسى الوزير ⁽¹⁾

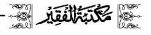
خواب میں نبی طنی کی تریارت ہوئی اور نبی طنی کی تریم نے فرمایا اے ابو بکر ، تم فکر نہ کرو، علی بن عیسیٰ کے پاس چلے جاؤ کہ وہ باد شاہ کا مقرب بندہ اور وزیر ہے۔اس سے کہو کہ میں نے تہہیں بھجوایا ہے۔اگروہ کوئی نشانی یو پھھ تو اس کو بتانا کہ تم ہر جعرات کو ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے ہو اور بہ تمھارے اور اللہ کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم ۔ جب بہ نشانی بتاؤ کے تو وہ مان جائیگا اور پھر اس کو بہ بھی بتانا کہ چھیلی جعرات کو تم نے سات سو مرتبہ در ود شریف پڑھا اور اس کے بعد باد شاہ نے شمھیں بلالیا۔ تم باد شاہ کے پاس گئے اور باد شاہ

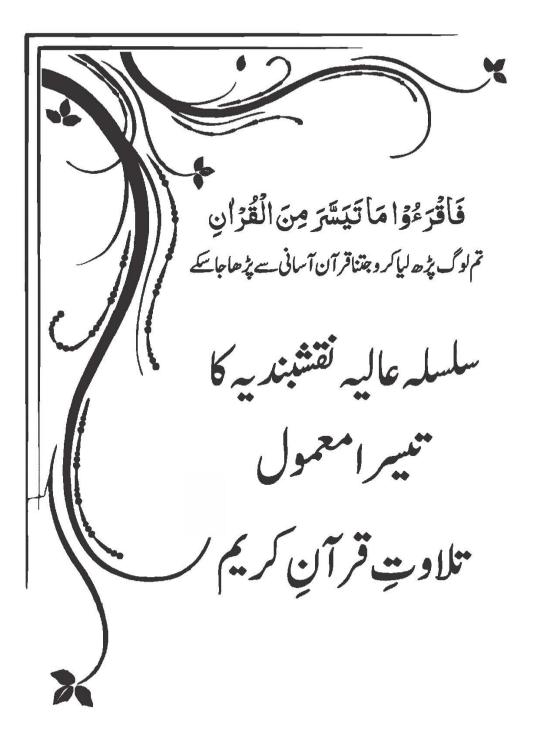
کے پاس سے جب واپس آئے توتین سو کاعد دتم نے مکمل کیا۔اللّٰدا کبر! چنانچہ ابو بکر بن مجاہد، علی بن عیسیٰ کے پاس چلے گئے اور جا کر کہا کہ نبی طری کی تین میں خان مجھے تبجوایا ہے۔ نبی طلح تیلیلم نے فرمایا ہے کہ نشانی سہ ہے کہ ہر جعرات کو تم ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھتے ہو۔اس نے نصدیق کی کہ اللہ اور میرے سوایہ بات کوئی نہیں جانتا۔ جب يوراخواب سنادياتو على بن عيسى في كهاكه واقعى آب كونبي المنايريم في تجعوايا ب- ابو بكر بن مجاہد ﷺ نے کہا کہ نبی ﷺ نے خواب میں فرمایا ہے کہ ان فلال بزرگ کو سو دینار دیدو۔ تو علی بن عیسی سودینار لیکر آئے اور ان بزرگ ، جنہوں نے شہد اور گھی کا تقاضا کیا تھا، ان کے لئے دے دئے۔ساتھ ہی ایک ہزاردینار ابو بکر بن مجاہد ﷺ کو دینے کہ آپ اتن زبردست خبر لیکرآئے ہیں کہ میرادرود و سلام نبی ﷺ پیلی سنتے ہیں تو آپ میر ی طرف سے بہ قبول کریں۔ توانھوں نے آگے سے کہا کہ خواب میں نبی طری پیلٹر کی خاص مو سو دینارفرمائے ہیں، میں اس سے زیادہ نہیں لو نگا، پیہ ایک ہزار آپ واپس رکھ کیجئے۔ توپیۃ چلا کہ مومن جو درود پڑ ھتاہے وہ نبی ملتی کیتر ہم تک پہنچایا جاتا ہے اور جو شخص کثرت ے درود پڑ ھتاہے، نبی طلی کی آس سے ذاتی محبّت فرماتے ہیں۔

لایک ولائٹ دار دیں پڑ سنٹے پریٹر لالی کی سنٹر سن چنانچہ ایک کتاب، نُزہۃ المجالس میں ایک شرابی کا واقعہ ہے۔ اپنے وقت کے ایک بزرگ تھے، ان کے بالکل بر ابر میں یہ شرابی رہتا تھا۔ ہر وقت شراب کے نشے میں ڈوبار ہتا تھا۔ وہ بزرگ پڑوسی ہونے کے ناطے سمجھتے تھے کہ میر احق بنتا ہے کہ میں اس کو سمجھاؤں۔ چنانچہ بار بار اس کے پاس جاتے اور اس کو نصیحت کرتے کہ تو تو ہہ کرلے اور تو

اس رایتے کو چھوڑ دے۔ مگر وہ شر ابی تمہمی نہ مانتااوراسی طرح زندگی گزرتی گئی حتٰی کہ بیہ شرابی فوت ہو گیا۔ پچھ عرصے بعدان بزرگ نے اس شرابی کو خواب میں دیکھا کہ بہر تو جنّت کی سیر کررہا ہے۔ حیران ہو کر خواب میں اس ہے یو چھنے لگے کہ دنیا میں تیرا اتنا بُرا حال تھا، میں تجھے کہتار ہتااور تونے توبہ نہیں کی اور اب تو یہاں کیے پہنچ گیا؟ تواس نے خواب میں جواب دیا کہ ایک دفعہ میں ایک محدث کی مجلس میں گیااور اس مجلس میں میں نے نبی علیقان التلام کی حدیث سنی۔ جیسے ہی حدیث سنی تو میں نے بلند آواز میں درود پڑھااور یوری مجلس نے بھی مجھے سنتے ہی اللہ کے نبی طلح نی کم پر در ود پڑھا۔ اللہ تعالی نے میر ایہ عمل قہول فرمایا اور میرے تمام گناہوں کو معاف فرمادیا۔ جب ایک شرابی نے خلوصِ دل سے ایک مریتیہ درود پڑھااور اس کی مغفرت اس کی وجہ سے کر دی گئی۔ تواللّہ کی رحت سے کیا بعید ہے کہ ہم اگر ہر روز یابندی سے نبی طری آیت کم پر درود پڑھیں جس تر تیب پر ہمارے مشابخ نے فرمایا ہے تواللہ ہماری بھی مغفرت کردے۔ اللہ تعالی ہمیں کثرت سے درود پڑھنے کی توفیق عطافر مائے اور ہمیں اپنے محبوب طنی کی سچی محبت نصیب فرمائے۔

ۅٙ**آخِرُ دَعُوَانَ**أَنِالْحُمُدُلِلَّهِ مَبِّ الْعَالَمِينَ

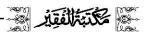






		. 1
(ast a	ستمضا	. 09
1.100	max - m	

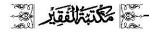
صفحب	مضامسيين	تمبر شار
43	تيسرامعمول : تلاويت فت ر آنِ کريم	1
43	ايمان اور تلاوتِ قرآن كاكَبر التعلق	2
45	ہمارےاکا برین نے کثرت سے قرآن کی تلاوت کی	3
45	 امام ابو حذیفہ عثاقہ کار مضان میں کثرت سے تلاوت کرنا 	4
45	 امام شافعی چین دورانِ سفر 16 دن میں 16 قرآنِ پاک ختم 	5
	2Ĺ	
46	 20 سال سے قرآنی آیات میں گفتگو کرنے والی عورت 	6
47	تلاوتِ قرآن کے فوائد	7
47	i. باطنی بیمار یوں سے شفا	8
48	 ایک امریکن پر وفیسر قرآن پڑھ کر مسلمان ہو گیا 	9
50	ii. ظاہری بیماریوں سے شفا	10
50	• سورة فاتحه کی برکت	11
51	 قرآن کے ذریعے کینسر کاعلاج 	12
54	iii. برکت کاحاصل ہونا	13
55	iv. عزتيں ملنا	14
56	 خلافت ِعثمانیہ کے پیچھے قرآن کی برکت 	15





اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے تیسر امعمول جو مشائخ نقشبت دنے بتایا ہے وہ ہے قرآنِ پاک کی تلاوت۔

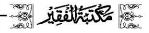
ال الحال الد تلاوي قر العالي العلق عربى كامشهور مقوله ب كلام المملوك، مُلُوك الكلام يعنى باد شاموں كاكلام، كلاموں كا باد شاه موتا ہے۔ قرآن كريم الله رب العزت كامبارك كلام ہے اور يہى وجہ ہے كہ اسے باقى ہر كلام پر فَوقيت

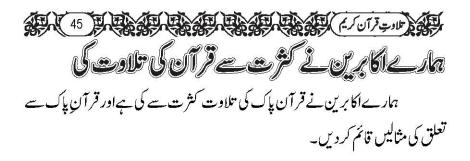


على المركب حاصل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالی نے نہ صرف اس کلام پر ایمان لانے کا تحکم فرمایا بلکہ اس کلام کو کثرت سے تلاوت کرنے کا بھی تھلم فرمایااور ساتھ ہی اس کثرتِ تلاوت کوا یمان کی نشانی قرارديابه ارشادِ باري تعالى ہے ٱلَّنِينَ ٱتَيْنَهُمُ الْكِتْبَ يَتْلُوْنَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَبٍكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهِ⁽¹⁾ تَرْجَبُوْنَى : جن لو گوں کو ہم نے کتاب عنایت کی ہے، وہ اس کو (ایسا) پڑھتے ہیں جیسا اس کے پڑھنے کاحق ہے۔ یہی لوگ اس پرایمان رکھنے والے ہیں۔ اس آیت سے بیتہ چلا کہ جواللہ کے کلام سے زیادہ دل لگاتا ہے، یہی وہ شخص ہے جو اس پرزیادہ ایمان رکھتاہے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے حکم دیا فَاقَرَءُوامَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْانِ⁽²⁾ تَنْجَبُونَهُا: تم لوگ پڑھ لیا کروجتنا قرآن آسانی سے پڑھاجا سکے۔ یعنی کچھ نہ کچھ قرآن کی تلاوت کر ناضرور ی ہے اس لئے کہ اللہ تعالٰی نے اس کا حکم فرمایا ہے۔ اس لئے مشایخ نے ایک ترتیب بنادی کہ ہر روز ایک پارہ پڑ ھنا ہے۔ جس کی مصروفیت ہے وہ آ د ھایارہ پڑھ لے۔جو اور بھی زیادہ مصروف ہے وہ یاؤیارہ پڑھ لے مگر کچھ نہ پچھ قرآن یاک کی تلاوت روزانہ پابندی سے کرتارہے۔

121 البقرة 121

0 المزمل20





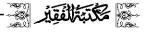


محمد المركب المركب المحمد المركب المحمد المركب 20 مال *سر الألبابية التطور حي*ال كاري عرب کی ایک بوڑھی عورت تھی جو بیٹوں کے ساتھ جج کرنے گئی، جج سے واپسی یر قافلے سے بچھڑ گٹی اور صحر امیں گم ہو گئی۔ایک آ دمی کی نظراس عورت پر پڑی توسو چا کہ یہ بوڑھی عورت ہے ہو سکتا ہے کہ گم ہو گئی ہو تو وہ اس کے قریب گیااور پوچھا کہ اماں ! کیا م مولَى مو؟ توجواب آيا ﴿ مَنْ يُضْلِلِ اللهُ فَلَا هَادِي لَهُ ﴾ (1) يعنى جس الله مراه کر دےاہے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ۔قرآن کی بہ آیت پڑھی تو وہ سمجھ گیا کہ بہ عورت واقعی گم ہو گئی ہے۔ پھراس نے یو چھا کہ کیاتم جج کرنے کے لئے آئیں تھیں۔اس نے پھر قرآن كى ايك آيت پڑھى ﴿وَأَتْمَتُوا الْحَجَّوَ الْحُمْرَةَ لِللهِ ﴾ (2) كه ج اور عمره صرف الله کے لئے کرو۔ تودہ پھر سمجھ گیا کہ بیر جج کرنے کے لئے آئی تھی۔ کہتا ہے کہ میر ی جیرا تگی کی انتہانہ رہی کہ راستے میں چلتے ہوئے میں نے اس سے جتنے بھی سوالات یو چھے، جواب قرآن کی آیت ہی ہے دیتی۔ حتی کہ سامنے ایک قافلہ نظر آیاتواس ہے پوچھا کہ امال اپنے بیٹوں کے نام بتاؤ کہ میں ان کو ڈھونڈوں اور شہیں ان تک پہنچا دوں ۔ اماں نے جواب دیا <<p>المَرْهِيْمَ وَإِسْحَقَ وَيَعْقُوْتٍ ﴾⁽³⁾ قرآن كى يه آيت پڑھى تو ميں سمجھ گيا كه به اس كے بیٹوں کے نام ہیں۔ قافلہ کے قریب جاکر میں نے سے نام پکارے تو تین نوجوان آئے۔ میں نےان تینوں کو یورامعاملہ بتایااورانہیںان کی والدہ سے ملوادیا۔ بیٹے بڑے خوش ہوئےاور

186 الاعرات

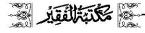
🕑 البقرة 196

0 ص



مرتب المرتب الم

لَّهُ لَا لَكُلُ يَتَبَ**ارِ لَكُلُ مَنْ تَتَمَالُ لَمُ مَنْ تَتَمَالُ** تلاوت قرآن كا پہلا فائدہ مد ہے كہ اس كى تلاوت سے انسان كى باطنى بيارياں دور ہو جاتى بيں _ حديثِ پاك ميں آتا ہے كہ : إِنَّ هَذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ، كَمَا يَصْدَأُ الْحَكِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ " قِيلَ: يَا مَسُولَ اللهِ، وَمَا



جلاؤُها؟قال: "كَثْرَةُذِكُر الْمُوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرُآنِ"⁽¹⁾

تَرْجَبُوْنُ : بِصْنُك ان دلوں پر زنگ لگ جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگتا ہے جب اس پر پانی لگتا ہے۔ پوچھا گیا: یار سول اللہ طلق تَرَبَّم کیا چیز اس کو صاف کرتی ہے ؟ فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کر نااور قرآن کی تلاوت کرنا۔

پیتہ چلا کہ انسان کادل لوہے کی مانند ہے۔ جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ اسی طرح انسان کا دل بھی زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ زنگ لگنے کا مطلب میہ ہے کہ دل بیار ہو جاتا ہے اور اس بیاری کی کئی وجو ہات ہوتی ہیں مثلا میہ کہ تبھی اس دل پر دنیا، مخلوق اور نامحرم کی محبت غالب آجاتی ہے اور تبھی دوسری مہلک باطنی بیاریاں اس دل کو حکر لیتی ہیں جیسے حرص، بخل، شہوت، تکبر، حسد اور کینہ وغیر ہ۔ ان سے چھٹکارا حاصل کرنے کا ایک موٹر طریقہ بیرایک کہ انسان قرآن پاک کی تلاوت کرے۔

ابكامر يكويرد فيتر فرآك يخت كرمسلاك يكا

امریکہ میں ایک یونیور سٹی ہے یونیر سٹی آف سینسز ۔ وہاں کے ایک پروفیسر صاحب تھے ڈاکٹر جیفر۔ جس زمانے میں ہم وہاں پڑھ رہے تھے توانکا تذکرہ آیا کہ اس نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ ہم بڑے حیران ہوئے کہ Mathematics ریاضی کا پروفیسر ہے اور اس نے اسلام قبول کرلیا ہے۔ پھر اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے ایک کتاب لکھی اپنے تجربات کے بارے میں کہ اس نے کیسے اسلام قبول کیا۔ اس کتاب کا نام تھا

🛈 شعبالإيمان ج3ص392

Struggling to surrender ۔ ہم نے پڑھنے کے لئے وہ کتاب منگوائی۔اس میں اس پر وفیسر نے اپنے بارے میں لکھا تھا کہ میر ک کلاس میں کچھ طلباء تھے جو کہتے تھے کہ قرآن صرف ایک کتاب ہی نہیں بلکہ یہ اللہ کا کلام ہے اور اللہ کے الفاظ ہیں۔ میں اس بات سے بڑا متاثر ہوتا تھا کہ بیہ اللہ کے الفاظ بیں (Word of GOD) بیں۔ میں قرآن پاک کاایک ترجمہ لے آیا کہ دیکھوں توضیح کہ بہ اللہ کے الفاظ ہیں کیا؟ میں نے جب ترجمہ ویسے ہی در میان سے کھولا تو میں حیران ہوا کہ بیر زبر دست نصیحت ہے۔ پھر تو میں نے فیصلہ کرلیا کہ میں اس کو شروع سے آخر تک مکمل پڑھوں گااور میں نے پڑ ھناشر وع کر دیا۔ میں پڑ ھتااور حیران ہوتا کہ واقعی اس کتاب میں کوئی خاص بات ہے کہ ہیہ میرے دل پراس قدرانڑ کرتی ہے۔ حتی کہ میں اس کتاب کو چھوڑ نہیں پا تا اور میر ایپر معمول بن گیا که میں پورادن انتظار کرتا که میر اکام کب ختم ہو گا تو میں گھر جاؤں اور اس کلام کوپڑ ھوں۔ میں اسے ہر روز پڑ ھتااور ہر روز اسکے اندر سے ایسی عجیب وغریب نصیحت نکلتی جو میرے دلکے آریار ہوتی۔ کہنے لگا کہ دونتین مہینے گزرےاور میں اس نتیج پر پہنچا کہ میں اس کلام کوپڑھ نہیں رہابلکہ بیہ کلام مجھے پڑھ رہاہے۔ کہنے لگا پس جب میں اس نتیجے پر پہنچا تو میں نے بغیر کسی مسلمان کے دعوت دیئے صرف اس کلام کی برکت سے اللہ کی وحدانیت کواوراسلام کی حقّانیت کو قبول کرلیا۔

معلوم ہوا کہ بیہ وہ کلام ہے جو دل میں راستے بناتا ہے اور غفلت میں ڈوبے ہوئے لو گوں کو اپنے رب سے ملاتا ہے۔اسلئے مشات نے اس کو بہت ہی اہم معمول بنادیا کہ جو شخص اس اللہ کے قرب کے راستے پر چلنا چاہتا ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر روز اس کلام کی تلاوت کریے۔



50 Jan 25 Jan 25

قرآنِ کریم کی تلاوت کا دوسرافلکرہ بیہ ہے کہ بیہ باطنی بیاریوں کے ساتھ ساتھ ظاہر ی بیاریوں کے لئے بھی شفاہے۔اللہ تعالٰی نے قرآنِ پاک میں فرمایا: وَنُنَزِّ لُ مِنَ الْقُوْانِ مَا هُوَ شِفَاَءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ⁽¹⁾

ﷺ ﷺ : اور ہم قرآن میں جو کچھ نازل کرتے ہیں وہ مومنوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

سور بالخركي بركت

انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفُرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيِّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ ⁽²⁾

ایک مرتبہ صحابہ کرام ایڈیڈیڈیڈیڈیٹ کسی ایسے دور دراز علاقے میں اللہ کا دین پہنچانے کے لئے گئے جہاں کے لو گوں سے ناآشنائی تھی۔ وہ عرب کا ایک قبیلہ تھا، اتفاق سے ان ہی د نوں میں اس قبیلے والوں کے رکیس کو سانپ نے ڈس لیا تھااور وہ کا فی بیار ہو گیا تھا۔ وہاں

0 الاسراء82

المكتبة للفقار

2011) محيح البخاري - الإجارة (2156) ، محيح مسلم - السلام (2201)

مرتحق مراد تر آن کریم کم تحق کم تحق کم ان کے رکیس کی طبیعت خراب ہوتی جار بی کے رہنے والے بہت پریشان خصاس لئے کہ ان کے رکیس کی طبیعت خراب ہوتی جار بی تقلی اور کسی علاج سے شفا بھی نہیں ہور بی تقلی ۔ انہوں نے جب صحابہ کرام الولان آتین کو آتے دیکھا تو سوچا کہ بیہ لوگ باہر سے آئے ہیں شاید ان کے پاس کوئی علاج ہو تو جاکر صحابہ الطبقین جیٹین کو سارا معاملہ بتایا اور یو چھا کہ آپ میں سے کوئی ہمارے سر دار کا علاج کر سکتا ہے ؟ چنانچہ ان میں سے ایک صحابی دخالت کھ تعبیلے والوں کے ہمراہ گئے اور ان کے رکیس پر سورة فاتحہ پڑھ کردم کیا۔ دم کر ناتھا کہ سر دار ،جو بستر سے ایٹھنے پر قدرت نہیں رکھتا تھا، فور ا اٹھ کھڑا ہوا اور چلنا شر وع ہو گیا جیسے پچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ تو دیکھیئے قرآن پاک پڑھ کردم کرنے سے اللہ تعالی نے ظاہر می شفا بھی عطا کردی۔

ن تركم كل كم كار لي تحكيم تستر كار كل كل صوبه سند ه ميں ايك مند و خاندان ايك ايس جگه پر مقيم تحاجهاں مسلمان اور مند و دونوں ساتھ ساتھ رہتے تھے۔ اس علاقے ميں قريب قريب گھر بنے ہوئے تھے اور اس وجہ سے مسلمان اور مند و بچوں كى آپس ميں دوستى بھى ہوتى تھى۔ مسلمانوں كے ايك گھر ميں قرآن پاك كى تعليم ہوتى۔ كئ مرتبه كلاس كى موتى ہوتى تھى۔ مسلمانوں كے ايك گھر اين دوستوں كے ساتھ ميٹھ جاتى۔ بنٹھ بنٹھ وہ بھى تبھى قرآن پڑھ ليتى۔ حتى كہ قرآن پاك اس بچى كواتنا اچھالكا كہ ہر روز باتى بچيوں كى طرح وہ بھى بھى قرآن پڑھ ليتى۔ حتى كہ قرآن پاك طرف كھنچتا چلا گيا، اس كے دل ميں ميہ بات آئى كہ ميں دين اسلام قبول كراوں اور اس نے بچھ ہى عرصے بعد والدين كوبتائے بغير اسلام قبول كرايا

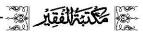
المارين المركب المحمد المركبة المحمد المركبة المركبة المركبة المحمد المركبة المحمد المركبة المركبة المركبة الم

اس بات کو پچھ وقت گزرا کہ اس کے والدین نے کہا کہ اب تمہاری عمر بڑی ہو گئی ہے لہذاہم تمہاری شادی کر وانا چاہتے ہیں۔ چنا نچہ رشتے داروں میں ایک ہند و لڑ کا تھا جس سے شادی طے ہو گئی۔ اب پر بیثانی کے عالم میں یہ اپنی استانی کے پاس گئی اور ان سے پوچھنے لگی کہ والدین تو میر می شادی ایک ہند و لڑ کے سے کر رہے ہیں جبکہ میں نے تو اسلام قبول کر لیا ہے۔ استانی نے کہا کہ اگر اس وقت تمہارے والدین کو تمہارے مسلمان ہونے کا بتایا جائے تو وہ تمہیں چھوڑ یکھے نہیں۔ تم بس اللہ سے ما نگتی رہواور اس قرآن کو جتنا آتا ہے پڑ ھتی رہو۔ ہم بھی تمہارے لیے دعائیں کر تے ہیں۔

کچھ عرصے میں اس کی شادی ہو گئی اور اس کے بعد ہندو شوہر کے ساتھ رہنے لگی۔جب وہ کام پر جاتا توبیہ اپناوقت قرآن اور نماز پڑھنے میں لگاتی اور جب وہ آتا تواس ڈر کی

وجہ سے کہ کہیں یہ مجھ سے نفرت نہ کرے اپنے اسلام کو اس کے سامنے ظاہر نہ کرتی۔ اللہ کی شان کہ کچھ عرصہ بعد اس کا شوہر پیار ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے علاج کر نا شروع کیا مگر جب علاج کا فائدہ نہیں ہواتو معلوم کر ایا گیا کہ اصل پیاری ہے کیا؟ ٹیسٹ وغیرہ ہوئے تو پتہ چلا کہ اس کو تو کینسر ہے اور بیاری اب اپنے آخری stage پر پنچ گئی ہے اور اب اسکاعلاج بھی کوئی فائدہ نہیں دے گا-اب اس کے شوہر کو بڑے شہر وں میں لے کر آئے اور علاج کر وایا مگر شہر کے اند ربھی علاج کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ حتی کہ ڈاکٹر وں نے کہا کہ اس کے پاس بہت ہی تھوڑاوقت رہ گیا ہے۔

اب تواس کے گھر کاہر فرد آنسو بہار ہاہے اور رور ہاہے۔ یہ بھی بہت ہی پریشان اور عملیں تھی کہ آخر کو میر اشوہر ہے اور جو چند سال ہم نے گزارے ہیں وہ بہت ہی محبت کے ساتھ گزارے ہیں۔ اس کے دل میں ایک بات آئی اور اس نے جا کر شوہر سے کہا کہ



مرح پاس تمہارے لئے ایک علاج ہے، اگر تم صحت یاب ہو گئے تو میں تمہیں ایک بات میرے پاس تمہارے لئے ایک علاج ہے، اگر تم صحت یاب ہو گئے تو میں تمہیں ایک بات کہوں گی اور وہ تمہیں مانی پڑے گی۔ اس نے کہا کہ ضر ور مانوں گا۔ اس بچی نے اپنے طور پر اپنے شوہ کر کا علاج کر ناشر وع کیا۔ علاج شر وع کرنے کے پہلے دن پانی پر سورہ فاتحہ کا دم کیا اور شوہ رہے کہا کہ جب بھی پانی پینے کی ضر ورت ہو تو

صرف یہی پانی پینا۔ تووہ دن رات قرآن کے دم والا پانی پیتا۔ اللہ کی شان، کچھ ہفتے گزرے پھر ٹیسٹ کروایا تو کچھ صورتِ حال بہتر ہوئی اور بہتر ہوتے ہوتے کینسر کا مرض ہی ختم ہو گیا۔

اب شوہر بھی جیران اور بیوی بھی جیران ۔ بیوی نے یاد دلایا کہ تہمیں یاد ہے کہ چند مہینے پہلے میں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس ایک علاج ہے اور اگر تم صحت یاب ہوجاؤ کے تو تم نے میری ایک بات ماننی ہے۔ اس نے کہا کہ ہاں یاد ہے اور بالکل اپنے وعدے میں پکا ہوں۔ کیا بات ہے وہ جو تم منوانا چاہتی ہو۔ اس نے کہا کہ بات سہ ہے کہ تم دین اسلام قبول کر لو۔ بیرین کر اس کا شوہر جیران ہو گیا اور کہا کہ اللہ کی بندی تم بھی ہند وہ ہو اور میں بھی ہندوہوں پھر میں کیوں دین اسلام قبول کر لوں ؟ اس نے کہا کہ میں تو مسلمان ہوں اور تمہیں جو پانی پلایا جس سے تمہیں نئی زندگی ملی وہ اللہ کا کلام ہے جس کو دم کر کے تمہیں پلایا کرتی تھی۔ بیر سنا تھا کہ شوہر نے بھی کلمہ پڑھا اور دین اسلام قبول کر لیا۔ پتہ چلا کہ قرآن پاک کی تلاوت کر نا ظاہر کے لئے بھی شفا ہے اور باطن کے لئے تھی شفاہے گر افسوس کہ آج ہم نے اس مبارک کلام کو بس بر کت کے لئے اپھر وں میں رکھا ہوا ہے۔



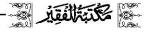


لللاً، م ي كرين تكاميات كم ي تكوناً تلاوتِ قرآن كاتيسرافائده يه ہے كه اس سے انسان كو بر كت حاصل ہوتى ہے۔ اللہ تعالى نے قرآن پاك ميں ارشاد فرمايا: قوله آنا فرگڑ للہ گواؤ اُنوَلَالَهُ ⁽¹⁾ تَوْجَهَدْتُنَا : اور بيرايك نصيحت ہے بر كت كى جو ہم نے اتارى

توجو بھیاس قرآن کوپڑھے گااس کوبر کت حاصل ہو گیاور جواس قرآن کو چھوڑ دے گااور اسسے غفلت برتے گااللہ تعالی فرماتے ہیں کہ میں اس کی معیشت کو نٹگ کر دوں گا۔ وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِ مِنْ فَإِنَّ لَهُ مَعِيْشَةً ضَنْدَكًا⁽²⁾

تو جنوبی : اورجو شخص میری اس نصیحت ساعتراض کرے گاتواس کے لیے تنگی کا جینا ہو گا اس لیے تو بیہ ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر سہولت موجود ہوتی ہے مگر پھر بھی دل کو چین نہیں آتا۔ ایک پریثانی ختم نہیں ہوتی دوسری پریثانی سر پر کھڑی ہوتی ہے۔ ہمارے حضرت فرمات ہیں کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ استے امیر امیر لوگ کہ اگر ہر روز اس ملک سے سعودی عرب عمرہ کرنے کے لئے جاناچاہیں تو جا سکتے ہیں مگر ایک مر تبہ بھی اس گھر کو دیکھنے کی تو نیق نہیں ہوئی۔ ساتھ ہی دل پریثان ، اتن پریثانی کہ آنسوؤں سے آکر روتے ہیں۔ پھر فرمانے لگے کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک مزدور مسجد بنار ہا تھا

- 0 الانبياء 50
 - 🕑 طە124



مرتبع بنانے کے بعد ایک بے چھٹی ہوئی تو دو بہر کی گرمی، ایک بے کا وقت ہے اور بہ اور مسجد بنانے کے بعد ایک بے چھٹی ہوئی تو دو بہر کی گرمی، ایک بے کا وقت ہے اور بہ مز دور گرم مٹی کے اوپر سرر کھ کر آرام سے سور ہاتھا۔ تو ایسا سکون اللہ نے اس کو دیا ہوا تھا۔ آن گھروں میں برکت اس لئے نہیں ہے کہ آج گھروں میں قرآن نہیں ہے۔ ہاں، قرآن کا نسخہ ضرور موجود ہو گالیکن قرآن کے اوپر نہ عمل موجود ہے نہ ہی قرآن کے ساتھ تعلق موجود ہے، نہ قرآن کے پڑھنے کا کوئی معمول اور نہ ہی اسے پڑھانے کا۔ جبکہ نبی طرف کی تراپ کے پڑھنے اور پڑھانے والوں کے بارے میں سر ٹیفیکیٹ دے دیا ہے۔ فرمایا:

خَبْرُ كُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْ آنَ وَعَلَّمَهُ (1)

تر بیشی : تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو قرآن پڑ ھتے ہیں اور پڑھاتے ہیں۔ تواس لئے بہت بڑی محرومی ہے اس شخص کے لئے کہ جس کے گھر میں اور ہر طرح کی کتابیں تو پڑھی جاتی ہیں اور اگر نہیں پڑھا جاتا تواس کلام پاک کو نہیں پڑھا جاتا گویا کہ اس کلام سے دل لگایا ہی نہیں جاتا۔ اس لئے ہمیں چا ہیئے کہ قرآن پاک کی تلاوت پابندی سے کیا کریں تاکہ اس اعزاز کے بھی مستحق ہوں اور قرآن کی برکات سے بھی محروم نہ ہوں۔

WI THE IV

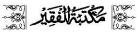
قر آن کریم کی تلاوت کا چوتھافائدہ میہ ہے کہ اس کے ذریعے انسان کو عزیتیں ملتی ہیں۔ جو شخص اس قرآن سے زیادہ تعلق رکھنے والا ہو گا۔ اس کی تلاوت کرے گا، اسکاادب بھی زیادہ کرے گااوراسے میہ فکر لگی ہو گی کہ کسی بھی طرح اللہ کے مبارک کلام کی بےادنی نہ ہوجائے۔

• صحيح البخاري - فضائل القرآن (4739)، سنن الترمذي - فضائل القرآن (2907)

ایسے بندے کواللہ تعالیٰ عز تیں عطافر مادیتے ہیں۔

ڟڵڡڡۣ؆ڰڮؠػۺؖڝڗؖڔٵ؈ڲؠػؾ ترکی کے کسی گاؤں میں عثان غازی نامی ایک شخص رہتا تھا۔ اس کی عادت تقلی کہ مہمانوں کا بہت اکرام کرتا تھا۔ اگر کوئی مسافر ہوتا، بیہ اس کو اپنا مہمان بنانااور اس کی بڑی خدمت کرتا۔ گاؤں والے جو کہ سب ایک ہی قبیلے کے بتھے، بہت پریثان ہوتے کہ بیہ باہر کے بندے کواندر کیوں لاتاہے۔وہ اجنبی لو گوں کااپنے گاؤں میں آنا پیند نہیں کرتے تھے۔ اس کو منع کرتے کہ ہر کسی کو گاؤں میں مت لایا کرو۔ مگر عثان تھا کہ مانتا ہی نہیں تھا۔ وہ قریب کے کسی شیخ کی تربیت میں تھااور وہ اسے قرآن اور حدیث سناتے تواس کے دل میں پیر بات بیٹھ گئی تھی جو بھی مہمان ہواس کااکرام کرناہے۔ آخر کار گاؤں والوں نے فیصلہ کیا کہ اب اگر بیرکسی اجنبی کولے کر آیاتو ہم اسے گاؤں سے نکلنے کے لئے کہہ دیں گے چند دن بعد ایک مہمان آیااور عثان ہمیشہ کی طرح اسے گاؤں میں لے آیا۔ گاؤں والوں نے پہلے عثان کوخوب پیٹااور پھر کہا کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ اب جب گاؤں والوں نے نکال دیا تواس کے دل میں خیال آیا کہ چند کلو میٹر دور میرے شیخ کا گاؤں ہے میں ان کے پاس چلا جاتا ہوں۔ ان کے پاس جا کرید معاملہ بتایاتو شیخ نے فرمایا کہ ابھی تورات ہے اس لئے آرام کرلو، کل صبح تفصیل سے بات کریں گے اور کچھ نجو پز کرینگے۔

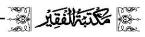
وہ مہمان خانے میں جاکر سو گیا۔ اس کا بیہ معمول تھا کہ تہجد میں نفلیں پڑھتا، دعائیں کرتااور قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا۔اس نےاٹھ کرنوافل پڑھے پھر قرآن کی تلاوت کرنے کے لئے قرآن ڈھونڈنے لگا۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے پتہ چلا کہ قرآن اس طرف رکھا



تھاجس طرف رات میں سوتے ہوئے اس کے پاؤں تھے۔ رات بھراسی حالت میں لیٹار ہا اوراسے پیۃ نہ چل سکا کیونکہ قرآن الماری میں رکھا ہوا تھا۔ جب اسے اس بات کا پتہ چلا کہ رات بھر قرآن میرے پیر کے آگے رکھاہوا تھاتواس کو بڑاہی غم ہوا کہ زندگی میں تبھی بھی میں نے اس کلام کی اتنی بے ادبی نہیں کی ،اللہ مجھ سے بہت ہی ناراض ہیں کہ میں نے اتنی بڑی بے ادبی کر دی۔ تواس کو بہت ندامت ہوئی اور آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔ جب اس بے ادبی کا احساس اور بھی زیادہ بڑھا تو نفلیں پڑ ھنا شر وع کر دیں اور خوب روتار ہااور اللہ سے معافیاں مانگنار ہا۔ یہاں بیہ توبہ کرر ہاہے اور وہاں شیخ کوخواب میں زیارت ہوئی اور کسی کہنے والے نے کہا کہ عثان کو کہو کہ یہاں سے چلا جائے کیونکہ اگر بیہ آگے جائے گا تواہے عز تیں ملیں گ۔ شیخ کی آنکھ کھلی توانہوں نے عثان سے فرمایا کہ مجھے اشارہ ہوا ہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ تنہیں آگے عزنتیں ملیں گی۔اب یہ اور رویا کہ وہاں سے گاؤں والوں نے نکال دیااور یہاں سے شیخ بھی حکم فرمارہے ہیں کہ چلے جاؤ۔ پریشانی میں بیہ نکل پڑا۔ تھوڑاہی آگے گیا تھا کہ دس پندرہ نورانی چہروں والے نوجوان نظر آئے جو حقیقتاً بڑے بنیک یتھے۔ سامنا ہوا توانہوں نے کہا کہ ہم یہاں د س پند رہ ساتھی ہیں اور ہم سب بیر نیت کر چکے ہیں کہ اب ہم اپنی پوری زندگی دین کے لئے وقف کرینگے۔ مگر ہم میں سے کوئی امیر نہیں بننا چاہ رہا تھا تو ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ کل جو پہلا شخص شہر سے باہر آئے گاوہ ہماراامیر ہو گا۔ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں اس لئے آپ ہمارے امیر ہیں۔ عثمان بھی راضی ہو گیااور بیر سب آگے چل پڑے۔

چنانچہ جس گاؤں سے ان کا گزر ہوتاد و سرے لوگ دیکھتے کہ نیک نوجوان ہیں تو ان سے پوچھتے کہ کہاں جارہے ہو؟ یہ کہتے کہ ہم نے اپنی زند گیاں دین کے لئے وقف کر دی ہیں بس اللہ کے دین کے لئے جارہے ہیں تو ہر گاؤں سے پچھ اور نوجوان بھی ان کے ساتھ مل جاتے اور یوں یہ ایک بہت بڑی جماعت بن گئی جس کی تعداد ہزاروں میں تھی۔ ط ط میں اکیلاہی چلا تھاجانبِ مسنزل مگر لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

ایک عیسائی ملک تھا جس کا بادشاہ بھی بوڑھا عیسائی تھا۔ وہاں کے لوگ اکثر مسلمانوں کو پریثان کرتے۔ عثان اور اس کی جماعت نے اس ملک کی سر حد کے قریب جانے کاارادہ کیا کہ اب اگرانہوں نے مسلمانوں کو تنگ کیا توہم ان کے ساتھ جہاد کرینگے۔ جب اس ملک کے لو گوں نے اپنے زیادہ نوجوان آتے دیکھے تو باد شاہ کواطلاع دی کہ اپنے زیادہ جذبے والے نوجوان آرہے ہیں اور ہو سکتاہے کہ وہ آکر حملہ ہی کر دیں۔ باد شاہ خود یہ چاہتا تھا کہ لڑائی والا کوئی معاملہ نہ ہواس لئے کہنے لگا کہ میں نوجوانوں کے ہزاروں کے دیتے سے نہیں لڑ سکتا توان سے مصالحت کر لیتے ہیں۔ عثمان باد شاہ کے پاس گیا تو باد شاہ نے عثمان کواپنے اعتاد میں لینے کے لئے عثان کے نکاح میں اپنی اکلوتی بیٹی دینے کی پیشکش کی۔اس نے کہا کہ تمہاری بیٹی سے شادی تواس وقت کروں گاجب یہ مسلمان ہو جائے۔ بیٹی نے دین اسلام قبول کیااور عثان نے اس سے شادی کر لی۔ شادی کے کچھ عرصے بعد باد شاہ فوت ہو گیا، لو گوں کو تخت کے لئے عثان سے اچھا کو ئی نظر نہیں آیا توانہوں نے اس کواپنا باد شاہ بنادیا۔ یہی وہ عثان تھاجس کے نام پر خلافت ِ عثانیہ بن۔ کہتاتھا کہ مجھے قرآن کے احترام کی وجہ سے اللدنے عزتیں دی ہیں۔ایک رات قرآن کی بےادبی یہ رویااور اللہ نے سہ عزتیں دیں۔اب اس قرآن کو بورے ملک کے کونے کونے پر لا کو کروں گا۔ چنانچہ ملک کے تمام قانون، قرآن کے حکم کے مطابق تھے اور صرف یہی نہیں کہ قانون قرآن کے مطابق چلتا تھا بلکہ



مرتقد مراوب قرآن کریم کو عدالت میں لایا جاتا اور سب لوگ قرآن کی تعظیم میں کھڑے فیصلہ ہونے سے پہلے قرآن کو عدالت میں لایا جاتا اور سب لوگ قرآن کی تعظیم میں کھڑے ہوتے اور جب فیصلہ علمل ہوتا تو پھر قرآن کو اٹھا کرلے جاتے پھر مجلس بر خاست ہوتی۔ تو ایک نوجوان جس نے اللہ کے قرآن کا ادب کیا اللہ نے اس کو دنیا میں خلافت قائم کرنے کا سب بنا دیا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن کے ذریعے سے مومن کو عز تیں ملتی ہیں۔ در حقیقت میہ وہ کتاب ہے جو انسان کو فرش سے اٹھا کر عرش تک پہنچاتی ہے۔ دعاہے کہ اللہ ہمیں بھی اس کتاب کو اپنے سینے سے لگانے کی تو فیق عطا فرمائے اور پابند کی سے اس کی تلاوت کرنے کی تو فیق نصیب فرمائے۔ آمین

وَآخِرُ دَعُوَانَاأَنِ الْحُمُدُ لِلَّهِ مَبِّ الْعَالَمِينَ



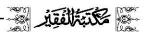


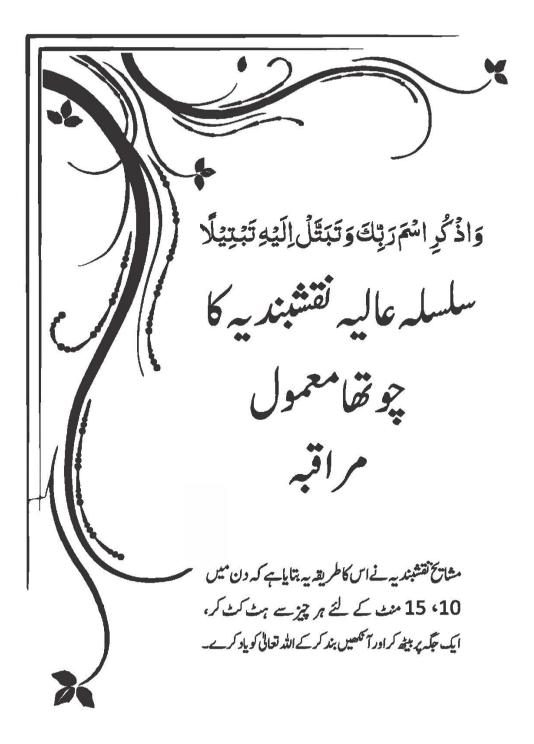








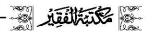






صفحب	مصبين	نمبر شار
64	چو تھامعمول: مسسر اقتب	1
64	مراقبہ :اللہ کوہٹ کٹ کریاد کرنا	2
65	مراقبہ کرنے کے فوائڈ	3
65	1. الله کی یاد سے روحانی بی <i>اریو</i> ل کاعلاج	4
66	 دل کی بیاریاں کیاہوتی ہیں؟ 	5
66	• ذکر کی جنتنی پابندی، اتنافائده	6
67	 ذکر کی پابند کی کے ساتھ یکسوئی بھی ضرور ی 	7
67	o حضرت شيخ الهند رُحِمَةُ (لَفِدْهُ كَاذَ كَرِكَا مَعْمُول	8
68	2. مراقبہ سے اللہ کی محبت کا حصول	9
69	 حضرت مجد دالف ثانیؒ: ذکر اللّٰدے محبت اللی کا حصول 	10
69	o دوبزرگول کی اللہ سے دیوانہ وار محبت	11
70	 اللدكى محبت جا شيخينه كاطريقه 	12
70	3. الله کی یاد کااثر د وسر وں پر	13
71	 دارالعلوم کاسنگ بنیاد کثرت ذکر کرنے والے نے رکھا 	14
71	 ذاکر کی دعوت کھانے سے نماز میں خشوع 	15
72	 منے شاہ پر اللہ کی یاد کا غلبہ 	16
72	4. اللَّد كى ياد — شيطانى وساوس دور	17
73	5. ذکر کرنے والے کواللہ کی معتیت نصیب	18

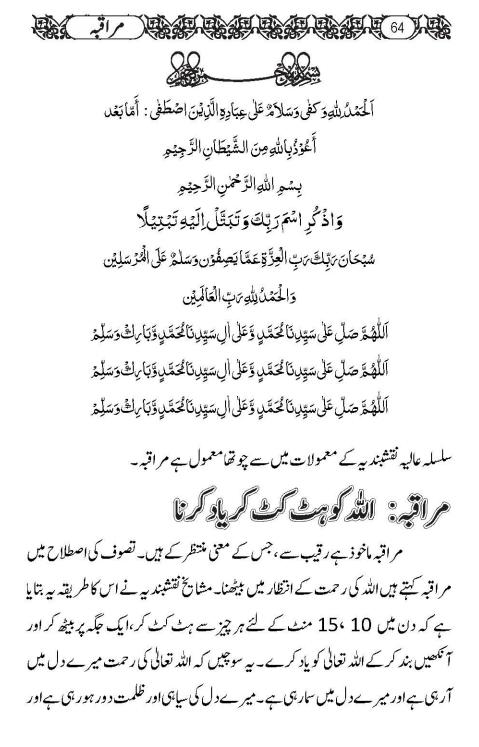
فهرستمضامين

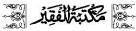




صفحب	مضيامسين	تمبر شار
74	 حضرت شبلی رحمهٔ لایدهٔ اور محبت المی 	19
77	 حضرت شبلی ترعم کالیدی پراللہ کے ذکر کے اثرات 	20







مراف مرافیہ بل ہے۔ بیر ہٹ کٹ کے ذکر کرنا بی مراقبہ کہلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو میر ادل اللہ اللہ اللہ کہہ رہا ہے۔ بیر ہٹ کٹ کے ذکر کرنا بی مراقبہ کہلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہٹ کٹ کے یاد کر ناقر آنی تحکم ہے چنانچہ اللہ پاک نے اپنے مبارک کلام میں فرمایا: ترجی پنی : ذکر کر اپنے رب کے نام کا ہٹ کٹ کر ذکر کر جیسے ہٹنے کٹنے کا حق ہوتا ہے۔ اللہ پاک نے صرف ہٹ کٹ کر ذکر کرنے کا تحکم نہیں فرما یا بلکہ فرما یا کہ ہٹ کٹ کا تی ہوتا ہے۔ ذکر کر وجیسے ہٹ کٹ کے ذکر کرنے کا حق ہوتا ہے، تو مشات نے بیر معمول بنا دیا کہ اپنے دل میں اللہ کو یاد کریں۔

مر الآب کر فی کو لیک د نیا کے باد شاہوں سے اگر ملنا ہو تو انتظار کر ناپڑتا ہے۔ اللہ رب العزّت تو سب باد شاہوں کے بھی باد شاہ ہیں۔ اس لئے اللہ تک پینچنے کے لئے بھی انتظار کر ناپڑتا ہے اللہ ک یاد اور اس کے ذکر میں بیٹھناد رحقیقت اللہ سے ملا قات کا انتظار ہے۔ یہ انتظار کرنے والا ہی اللہ تک پینچتا ہے۔ چنا نچہ اللہ کی یاد کے بہت سے فوائد ہیں۔

ভ্যান্থি প্রদুর্ঘদির্ঘদের বিশ্বা .1

اللّٰد کی یاد کا پہلا فائڈہ میہ ہے کہ انسان کی روحانی بیاریاں دور ہوجاتی ہیں۔ آج کے زمانے میں

۳ سورة المزمل8



کسی کودل کامر ض ہوتوات کہاجاتا ہے کہ HeartSpecialist کے پاس جائیں پھر وہ کسی کودل کامر ض ہوتوات کہاجاتا ہے کہ HeartSpecialist کے پاس جائیں پھر وہ علاج بھی کرتا ہے اور مرض کے مطابق دوابھی تجویز کرتا ہے۔ اسی طرح اس دو جانی دل کے specialist نبی طرح نس کے مطابق دوابھی تجویز کرتا ہے۔ اسی طرح اس دو جانی دل علاج کیا ہے۔ چنا نچہ آپ طرح نی ٹی ترجمہ: اللہ کی یاد میں دلوں کی شفا ہے۔ جس طرح ظاہر ی بیاریاں دوالینے سے ٹھیک ہوجاتی ہیں اسی طرح دل کی بیاریاں اللہ کے ذکر سے ٹھیک ہوتی ہیں۔

ول کی پہاریاں کیا ہوگی تابل کی دل کی پیاریاں،دل کے وہ ناپسندیدہ جذبات ہوتے ہیں جن کو ظاہر کی آنگھ سے دیکھا نہیں جاسکتا۔ گریہ جذبات اللہ تعالٰی کی نگاہ میں بہت بڑے گناہ ہیں جیسے تحجب، تکبتر، حسد، غصہ، بخل، کینہ، شہوت، غیر اللہ کی محبت وغیرہ۔

کل کر کی چینٹی پا پیٹر کی مارش کا کر کی جو شخص بھی چاہے کہ دل کی بیاریوں سے چھٹکاراحاصل ہواسے ذکر کر ناپڑے گا۔ لیکن ذکر کا بھی اصل فائدہ اس وقت ہو گا جب پابندی سے کیا جائے۔ کسی بندے کو اگر بخار ہو جائے اور ڈاکٹر کے پاس جائے تو وہ دوابتانے کے ساتھ ساتھ مقدار بھی بتادیتے ہیں کہ فلاں anti biotic پانچ دن تک ہر روز تین مر تبہ لینی ہے۔اب اگر کوئی شخص کہے کہ میں پانچ

🛈 كنزالعمال في سنن الأقوال والأفعال 1751 – ج1ص414

مراقب مراقب

Jer Blanssight and

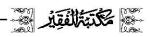
حضرت شیخ الہند ر مرال کے بارے میں آتا ہے کہ آپ فجر کی نماز کے بعد ایک گھنٹہ اپنے کمرے میں جاکر کنڈی لگا لیتے اور ہٹ کٹ کے ذکر فرماتے۔ یہ ان کی زندگی بھر کا معمول تھا۔ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمال کا ان کے شاگردوں میں سے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت تھانوی رحمال اللہ سبق کا کوئی سوال پوچھنے فجر کی نماز پڑھنے کے بعد ان کے پاس چلے گئے۔ حضرت کا دروازہ بند تھا۔



چنانچہ حضرت تھانوی رحم اللہ فرماتے ہیں کہ میں باہر کھر اہو گیا، سردی کے دن تھے اور سردی اتنی تھی کہ میں تھ ٹھر رہا تھا۔ مجھے اندر سے لا إلله إلاً الله ، لا إلله إلاً الله کی آوازیں آرہی تھی۔ حضرت اندر ذکر کررہے تھے اور جب ایک گھنٹہ گزر گیا تو حضرت نے دروازہ کھولا۔ میں نے حضرت کے مبارک چہرے پر دیکھا کہ سرکے اوپر پسینہ نظر آرہا تھا کہ بیا تنی کیسوئی کے ساتھ لا إلله إلاً الله کاذکر کررہے تھے۔

آج تو ہمارا میہ معاملہ ہے کہ تھوڑا ساکوئی کام پڑ جائے، سب سے پہلے ذکر کو ہی ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ کوئی دوست ملنے آگیا توذکر کا ناغہ اور فلال صاحب کے گھر جانا ہے تو معمول ختم۔ جبکہ ہمارے مشابح اپنے معمول کے پکے تھے اور جو وقت مقرر کرتے، ایسا ہو نہیں سکتا تھا کہ اس وقت میں نہ کریں کیونکہ وہ شبھتے تھے کہ جب مقدار کے مطابق کرینگے تب اثر ہوگا۔

ک مرا کہ سے تحجی اللی کا حصول کی تعامیل اللہ کی یاد کا دوسرا فلکہ میہ کہ اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے۔ ہمارے حضرت فرماتے ہیں کہ ذکر سے ذات کی محبت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی جس کا ذکر زیادہ کرینے اس ک محبت غالب آجائے گی۔ اس لئے جو شخص اللہ کو کثرت سے یاد کر تا ہے اسے ہی اللہ کی محبت ملتی ہے۔ یایوں کہہ لیس کہ اللہ کی محبت کی ایک نشانی ہیہ ہے کہ وہ شخص اللہ کو یاد کر تا ہو گا۔ اس لئے جو اللہ کے ذکر کی پابند کی نہیں کر تا وہ اللہ کی محبت کی امید بھی نہ کرے چاہے وہ اس کے علاوہ کو تی اور معمول کر تارہے۔



میں کامیاب ہو گااور اللہ کے قرب کو حاصل کرلے گاجو معمولات پابندی سے کرتا ہو گا۔

Strange and Colors

حفزت مولانافضل علی قریش رح شلای کی خانقاہ مسکین پور شریف میں تھی۔ لوگ وہاں حفزت کے پاس اللہ اللہ سیکھنے آتے تھے اور اسی میں وقت گزارتے۔ ایک مرتبہ لوگوں نے دیکھا کہ مسجد میں دوبوڑ ھے ایک دوسرے کو جھنجھوڑ رہے ہیں۔ سارے جران کہ ان دونوں بزرگوں کو کیا ہو گیا۔ ہر وقت اللہ کی یاد میں رہتے تھے مگر آج ان کو سے کیا ہو گیا۔ توایک صاحب نے قریب جاکر دیکھا کہ ان کو ہوا کیا ہے جب قریب جاکر دیکھا تو ایک بزرگ دوسرے کو کہہ رہے تھے کہ اللہ میڈ اچ (اللہ میر اچ) اور جب دوسرے بزرگ نے سے ساتواس نے بھی جوش میں آکر کہا کہ نہیں اللہ میڈ اچ (اللہ میر اچ) اور جب دوسرے اس بات پر لڑ رہے تھے۔ جب اللہ کو یاد کر کے کا معمول ہوتا ہے تو اللہ کی دیوانہ وار میں



التركي تحجي جا بي كل كر الركي كود كيفا موكد اس ب دل ميں الله كى كنتى محبت ب ہمارے مشاتخ نے فرما يا كہ اگر كسى كود كيفا موكہ اس بے دل ميں الله كى كنتى محبت ب تويد ديكھا جائے گا كہ وہ اپنے مصلى پر كنتا comfortable ہے۔ جو جتنا زيادہ مصلے پر بيٹ كاشوق ركھتا ہے اور جننازيادہ الله كوياد كرنے كاشوق ركھتا ہے ، اتنازيادہ اس بے دل ميں الله كى محبت ہے۔ نبی طرق ميں الله اين فرمايا المُوَّحِونُ في الْمَنْسَجِدِ كَالسَّ مَلْقِ فِي الْمُاءِ⁽¹⁾

> ﷺ جیسے مچھل پانی میں۔ سُنٹ کُنٹ کُنٹی : مومن مسجد میں ایساہی ہو تاہے جیسے مچھل پانی میں۔ پہۃ چلا کہ اللّدے محبت کرنے والاوہی ہے جو اللّٰد کی یاد کے بغیر رہ ہی نہ سکے۔

> > 200/02/1626 200 3

اللّٰد کی یاد کا تیسر افائد ہیہ ہے کہ جو بندہ اس میں پابند ی کرتا ہے تو پھر اس یاد کا اثر صرف اس کے اپنے اوپر نہیں ہو تابلکہ دوسر وں کے اوپر بھی ہو تا ہے۔دوسرے بھی اس سے اللّٰد کی یاد کا اثر لیتے ہیں۔

0 مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح - ج2ص594

المعتبة للفقائر الم

مراقب مراقب

واكركاد تحت كالمحص فلاش فشحر

دار العلوم کے اسائذہ فرماتے ہیں کہ منے شاہ سال میں ایک مرتبہ ہماری دعوت کرتے تھے۔ ان کا گھاس کا ٹیچ کا کام تھا۔ اس کام سے وہ تھوڑے تھوڑے پیسے جمع کر کے سال کے آخر میں دار العلوم کے اسائذہ کی دعوت کرتے تھے۔ دار العلوم کے اسائذہ فرماتے تھے کہ ہم پورا سال انکی دعوت کا انتظار کرتے تھے۔ ان کی دعوت کھانے کے بعد 40 دنوں تک ہماری نماز کی حضوری میں اضافہ ہو جاتا۔ بید در اصل اللہ کی یاد کا کر شمہ ہے کہ جو انسان اس کو پابندی سے کرتار ہتا ہے ، اس کا اثر اس کے اپنے اوپر بھی ہوتا ہے اور دو سروں پر جھی ہوتا ہے۔



مر الجرب الج

ایک مرتبہ منے شاہ کے داماد ان کے سامنے آئے۔ان پراس وقت اللہ کی یاد کا اتنا غلبہ تھا کہ پوچھنے لگے بھمی تم کون ہو؟انہوں نے آگے سے کہا حضرت میں عبد اللہ ہوں۔ انہوں نے کہا عبد اللہ ،اللہ کے بندے تو سارے ہوتے ہیں تم کون ہو؟ جواب دیا کہ حضرت آپکا داماد عبد اللہ ، تو حضرت نے فرما یا ہاں ہل تھیک ہے۔ تھوڑی دیر ہوئی وہ کہیں چلے گئے اور جب پھر واپس آئے تو حضرت اسی عالم میں تھے۔ حضرت نے انہیں دیکھ کر پھر پوچھا کہ تم کون ہو؟انہوں نے کہا حضرت آپکا داماد عبد اللہ۔اتنا ڈوب چکے تھے اللہ کی یاد میں۔

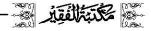
محد الأركار المستحيل المحالة المحدد المحالة المحالة المحالة المحالة المحالة المحالة المحالة المحالة المحالة الم

اللہ کاذکر کرنے کا چو تھافائڈہ میہ ہے کہ شیطانی وساوس دور ہو جاتے ہیں۔عام طور پر جو لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں شیطانی وساوس بہت آتے ہیں، سیہ وہی لوگ ہوتے ہیں جو ذکر نہیں کرتے۔ حالانکہ میہ ذکر ہی ہے جس کے ذریعے سے وساوس دور ہوتے ہیں۔اللہ تعالی قرآن پاک میں فرماتے ہیں :

إِنَّ الَّذِينَ اتَّقَوُا إِذَا مَسَّهُمُ ظَبٍفٌ مِّنَ الشَّيْظِنِ تَنَ كَّرُوْا فَإِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ⁽¹⁾ تَنْتَحْبَنَيْنَا : اور جو نیک بندے ہیں جب ان کو شیطان کے گروہ پکڑ لیتے ہیں ذکر کرتے ہیں اور وہ پچ نطلتے ہیں۔

پتہ چلا کہ جو ہندہ ذکر کا معمول رکھتا ہے اس کو نفسانی اور شہوانی خیال نہیں آتے۔ ان خیالات سے بیچنے کے لئے خوب اللہ کو یاد کر ناضر ور می ہے ۔ اسی لئے ہمارے مشانخ نے

0 سورة الأعران 201



مراقبہ کر اقبہ کر ایک معمول بنادیا اور جو بھی پابندی سے اسے کر تاہے وہ پچھ ہی عرصے میں خود محسوس کر لیتاہے کہ اب نفسانی اور شیطانی و ساوس کم آتے ہیں۔

5. وكركر عدالے كمالل كى مجي المجرب

اللہ کاذکر کرنے کا پانچواں فائدہ ہیہ ہے کہ ایسے شخص کواللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک خاص تعلق نصیب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس پر خاص نگاہ ہوتی ہے۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ الظفَلاہ سے پوچھا:

أوحى الله تعالى إلى موسى، أتحب أن أسكن معك بيتك فخر للهساجد اثم قال: فكيف يا

ی ب تسکن معی فی بدینی، فقال: یا موسی أما علمت أنی جلیس من ذکر نی⁽¹⁾ تَوَجَعَنَ بَنَ : اے موسیٰ الطَّن کیا تجھے پیند ہے کہ میں تیرے ساتھ رہوں تیرے گھر میں ؟ حضرت موسیٰ الطَن اسجدے میں گرگئے پھر عرض کیا اے میرے رب! آپ کیے رہیں گے میرے ساتھ میرے گھر میں ؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ہر اس بندے کے ساتھ ہوں جو میر اذکر کرتا ہے۔

اس لئے جو ہندہ ذکر کرتا ہے اللہ پاک اس کے ساتھ ہوتے ہے اور اللہ تعالٰی کی خاص رحمت اس کے اوپر ہوتی ہے۔اس لئے مشاتخ نے خوب ذکر کیا اور یوں اللہ کے ساتھ ایک خاص تعلق حاصل کیا۔

المكتبة للفقاير

432 كنز العمال في سنن الأقو ال و الأفعال 1865 - ج1 ص432

م اقبہ -HORENHORENHORENH 74 JAH مر ع می المالی اور ع الی حضرت شبلی رحمالان کے بارے میں آتاہے کہ وہ کسی جگہ کے گور نر بتھے۔ایک مرتبہ باد شاہ نے سارے گورنروں کی دعوت کی اور سب کوایک زبردست فشم کی یو شاک دی۔اس کے بعد کھاناہوا۔ کھانے کے دوران ایک گورنر صاحب کو چھینک آئی اور ناک صاف کرنے کے لئے باد شاہ کی دی ہوئی یو شاک کو استعال کر لیا۔ باد شاہ کی نگاہ اس پر پڑ گئی توباد شاہ بڑاہی ناراض ہوااور خوب ڈانٹا۔ بیہ خوش کی محفل ایک سنجیدہ محفل بن گئی۔ وزیر نے باد شاہ کومشور ہ دیا کہ مجلس برخواست کر دیتے ہیں اور کل ان سارے گور نر کو بلا نمینگے۔ حضرت شبلی رحمہ لللہ نے بھی بیہ سارا منظر دیکھا کہ ایک گور نر کو سب کے سامنے اتنی ذلت اٹھانی پڑی۔ سوچا کہ آج چھوٹی سی بات پر اس گور نر کودست بر دار کردیا کل کو مجھے کسی بات پر دست بر دار کر دینگے۔ عرصے سے بیر بھی سوچ رہے تھے کہ کیا ہی اچھا ہوتا اگر میں اللہ کی محبت حاصل کرلوں۔ لیکن جب بھی کسی سے پوچھتے کہ کیسے حاصل ہو گیاللہ کی محبت تو یہی جواب ملتا کہ جس طرح کی زندگی گزرر ہی ہے،اس زندگی میں تواللہ کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔ ان سے گور نری بھی نہیں چھوٹتی تھی کیونکہ عیش وعشرت کی زندگی گزر رہی تقمی۔اب بیہ ڈانٹ والا معاملہ ہوا توان کا دل گور نری سے تھوڑ ااچاٹ ہونے لگا کہ کل کو میرے ساتھ بیہ معاملہ نہ پیش آجائے۔ پھر گورنری ایک رکاوٹ محسوس ہونے لگی اللہ کی محبت حاصل کرنے میں۔ اسی وقت باد شاہ کے پاس گئے اور کہا ہے یو شاک آپ واپس لے لیجئے۔ایک اللدنے مجھے انسانیت کی یو شاک پہنائی ہے میں اس یو شاک کو حاصل کرنے جار ہا ہوں۔ گورنری کو ٹھکرا کر حضرت جنید بغدادی رحمہ لاڈ کے پاس جانے کاارادہ کیا کہ کسی نے بتایاتھا کہ بیراس وقت کے سب سے بڑے بزرگ ہیں۔ ذہن میں تھا کہ حضرت کچھ نصیحت المكتبة للفقار

کرییئلے اور میں کچھ تھوڑا سا سیکھوں گا اور اس طرح کچھ عرصے میں اللہ کی محبت حاصل ہوجائے گی۔ مگرجب حضرت کے پاس گئے تو حضرت نے فرمایا کیا کام کرتے بتھے ؟ انہوں نے کہا کہ گور نرتھا فلاں علاقے کا۔ حضرت نے فرمایا کہ گور نربڑے ہی نازک مزاج لوگ ہوتے ہیں اور اپنے مزاج کے خلاف تھوڑی سی بھی چیز بر داشت نہیں کرتے۔اللّٰہ کی محبت ایسے نازک مزاجوں کو نہیں ملتی۔اس لئے سب سے پہلے توبیہ مزاج صحیح کرنا ہو گا۔ حضرت شبلی رحم للا نے عرض کیا کہ حضرت فرماد یہجئے کہ کیا کرناہے۔ حضرت نے فرمایا کہ ایک سال گند ھک کی دکان میں جا کر کام کرو۔ گند ھک بہت ہی بد بود ار ہو تاہے۔ گور نرصاحب جیسے ہی گندھک کی دکان میں گئے تو ناک پکڑ لی کہ یہ کہاں آ گئے اور بڑی پریشانی ہوئی کہ میں کیسے گند ھک کی دکان میں بیٹھو نگا۔ سوچنے لگے کہ کیا کروں پھر ذہن میں آیا کہ اپنے بڑے ہزرگ نے فرمایا ہے تواسی کے ذریعے اصلاح ہوگی۔ گندھک کی دکان میں تھوڑے دن ہوئے تودن گننے لگ گئے کہ اب اپنے دن ہو گئے اور یوں گنتے گنتے سال یورا ہوا۔ اس کے بعد حضرت کی خدمت میں گئے اور فرمایا کہ حضرت گند ھک کی دکان میں سال یورا ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ اچھا دن گن رہے بتھا یک سال اور لگا کر آؤ۔ پھرایک یورا سال لگایا مگراب گندھک سے مانو س ہو گئے بتھے کہ اس کی بڈا تنی اثر نہیں کرتی تھی۔ اس مریتبہ دن بھی نہیں گن رہے تھے کہ جب حضرت بلا کمینگے تب ہی جاؤں گا۔ دوسال یورے لگالئے اور حضرت نے کوئی پیغام نہیں بھجوایا۔ ایسی بات نہیں تھی کہ حضرت بھول گئے تتص بلکہ حضرت کے ذہن میں بیہ بات تھی کہ بیہ بندہ واقعی اللہ کی محبت لینے کے لئے آیا ہے کہ اتنی قربانی دے رہاہے۔ کئی مرتبہ مشابخ ظاہر ی طور پر توبیہ محسوس نہیں کرواتے کہ سالک کی بڑی فکر ہے۔ اس کی وجہ بیہ ہے کہ زیادہ فکر کرنے سے ویسے ہی انسان بگڑ جاتا المكتبة للفقاد

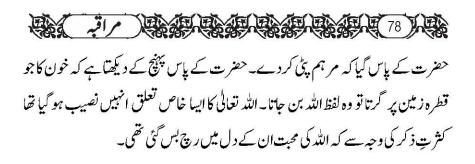
التب عنه المحمد المحمد المحمد المحمد المحمد المراقب المحمد المحمد المحمد المحمد المحمد المحمد المحمد المحمد الم ہے کہ مجھے زیادہ پر وٹو کول دیاجارہا ہے اور سالک کوسب سے زیادہ پر وٹو کول ہی خراب کر تا ہے۔ تو حضرت نے بھی اس کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان کو بظاہر کوئی اتنی اہمیت نہیں دی۔ د و سال گزرنے کے کچھ دن بعد حضرت نےان کو بلوایا۔انہوں نے سوچا کہ حضرت اب اللہ کی محبت کی بشارت دیلے کہ اتنا محاہدہ کرلیا مگریہاں تو معاملہ الٹ تھا۔انہوں نے فرمایا کہ اب ایک سال تک بھیک مانگو۔ بیراس لئے کہا کہ جتنا بڑاعہدہ ہوتا ہے انا بھی اسی حساب سے بڑی ہوتی ہے کہ ماتحت جب بہت ہوں تب انسان اپنے آپ کو عموماً بڑا سمجھنے لگ جاتا ہے دوسروں سے ۔ توحضرت نے اناتڑوانے کے لئے ہیہ فرمایا۔ جب بھیک مانگنا شر وع کی تولوگ ان کو دیکھ کر کٹی مرتبہ بُرابھلا کہتے کہ اتن صحت دی ہے اللد نے اور ہاتھ پاول بھی سلامت ہیں پھر پچھ کام ہی کرلے تو بھیک کیوں مانگ رہاہے۔ تو کو ٹی پچھ سناتا تو کو ٹی پچھ سناتا کسی کو کیا پیۃ تھا کہ بیچھے حضرت جنید بغدادی رحمہ لاہٰ کا حکم تھا کہ بھیک مانگنی ہے۔ایک سال ہوا تو حضرت نے بلوالیا۔ بجائے اس کے کہ نصیحت کی مجالس میں بیٹھنے کا فرماتے، ایک اور کا م ذے لگادیا۔ یوچھا کہ تم جب گور نر بتھے تب تم نے کسی کے حق مارے ہوئگے۔ اس لئے بیہ کام ہی ایسا ہے کہ اس میں لوگوں کے ساتھ زیاد تیاں ہو جاتی ہے تو تم نے بھی ایسا کیا ہو گا۔ انہوں نے عرض کیا کہ جی حضرت بالکل کیا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ جاؤاور جن لو گوں کے حقوق مارے ہیں ان سے سارے حقوق معاف کر واکر آ وّاور جو شخص جو بھی کیے حقوق کی تلافی کے لئے وہ کرو۔

حضرت شبلی رحمد لاللہ اس علاقے میں گئے جہاں کے گورنر بتھے اور ایک فہر ست بنائی ان لو گوں کی جن کے حقوق پامال کئے بتھے۔ کچھ لو گوں نے تو آسانی سے معاف کردیااور کچھ نے تو سرے سے انکار کردیا معاف کرنے سے کہ جب تک پورانہ کروگے جو ہم کمینگے تب

٢٠٠٠

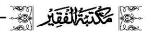
التب ٢٦ المجمع المحمل تک معاف نہیں کریگے۔ کوئی کہتا تھا کہ تیرے پاس اگردینے کو کچھ نہیں تو تو ہماارا فلاں کام کراور تو ہمارا یہ کام کر۔ اس طرح دوسال لگ گئے لو گوں کے حقوق معاف کروانے میں مگر ڈٹے رہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ لوگوں کے حقوق معاف کروانے ہیں۔ اس د وران کوئی ڈانٹتا کوئی برے الفاظ کہتا اور کوئی مار تاجو زیادہ غصے میں ہوتا یا جس پر زیادتی کی ہوتی۔ دوسال بعد حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے مجلس میں بیٹھنے کی اجازت دی اور ذکراذکار بتائے۔ عجیب بات ہے کہ 5 سال اتنامجاہدہ کر وایا مگر کام مکمل اس وقت تک نہیں ہو تاجب تک کہ ہٹ کٹ کے ذکر نہیں کرلیں اورا تنی اصلاح کے بعد تو ہٹ کٹ کے ذکر کر نابڑا آسان معلوم ہوا۔جب ذکر کر ناشر وع کیا تو تھوڑے عرصے میں ہی اللّٰہ کی طرف توجہ بڑھ گئی، بڑے شوق سے ذکر کرتےاور دن رات کرتے تھےاور بالآخر انہیں اللہ کی ایسی بھر پور محبت حاصل ہوئی کہ ایک وقت ان کی زندگی میں ایسا آیا کہ ان کے سامنے کوئی اللہ کا نام لیتا تواینی جیب میں ہاتھ ڈالتے اور میٹھا نکال کراس کے منہ میں ڈال دیتے۔ کسی نے یو چھاحفرت بیہ کیا کرتے ہیں تو فرمانے لگے کیوں نہ اس بندے کا منہ میٹھے سے بھر دوں جو میرے محبوب کا نام لے۔ پیتہ چلا کہ کچھ بھی کرلیں آخر میں اللہ کا خاص تعلق ذکرہے ہی نصیب ہوگا۔

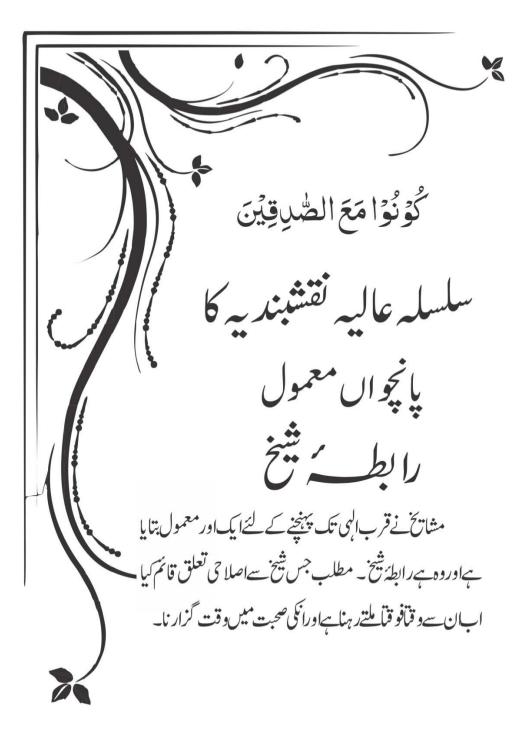
محر ب تشمیل تر الله می الم کم کی کر کی اگر اسی ایک مرتبہ حضرت شبلی رحمالا پی خدا کی یاد میں مست چلتے ہوئے جار ہے تھے۔ پچھ ناواقف بچوں نے سمجھا کہ کوئی دیوانا جارہا ہے توانہوں نے پتھر مار نا شروع کر دیا۔ پتھر ٹانگ پرلگا توخون نکا۔ کسی گزرنے والے نے بیہ سب دیکھا تو بچوں کورو کا اور ڈانٹا۔ پھر فور آ



اللہ تعالیٰ سے دعاہے کہ اللہ ہمیں اپنی یاد کا معمول بنانے کی توفیق عطافر مائے اور اس کے اوپر یکاجمار سنے کی توفیق عطافر مائے، آمین۔

وَآخِرُ دَعُوَانَاأَنِا كُمَنُ لِلَّهِ مَبِّ الْعَالَمِينَ

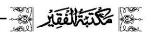






صفحب	مضيام	تمبر شار
82	پانچواں معمول: رابط۔۔ مُستشیخ	1
83	مشایخ سے تعلق جوڑنا	2
83	سالک کاشیخ کے ساتھ چار قشم کا تعلق	3
84	1. نسبت العكاسي	4
84	 نسبت انعکاس والے سالک کی خصوصیات 	5
84	• نسبت اِنعکاس کی مثال	6
85	• نسبت ِانعکاس کی وجہ	7
85	2. نسبت القائى	8
85	• نسبت القائى كى مثال	9
86	 نسبت القائی کوہوائے تچھیڑوں سے بچانا 	10
86	 محتلف فشم کے ہوا کے تیجیٹرے 	11
86	i. گناه کرنا	12
86	o حضرت حسن بصری م ^{ین} ایک نوجوان کو نصیحت	13
87	ii. شيخ ساعتقاد ميں کمی	14
87	 حضرت مجد دالف ثانی گلاب شیخ کے بارے میں اعتقاد 	15
88	3. نسبت اصلاحی	16
88	فسبت اصلاحی کی مثال	17

فهرستمضامين





صفحب	مصنام	نمبر شار
89	 نسبت إصلاحى اور القائى ميں فرق 	18
90	• شیخ کادونوں کی تربیت کامختلف انداز	19
90	 حضرت دیشیداحمد گنگوی میشد میں نسبت اصلاحی کی جھلک 	20
91	 نسبت اصلاحی والاسالک بھی ایک جگہ پچنس سکتا ہے 	21
92	 حضرت سیدز دّار حسین شاه صاحب "کی توجه ایخ شیخ کی طرف 	22
92	 بزرگوں کے اہتماع میں بھی صرف اپنے شیخ کی طرف توجہ 	23
93	4. نسبت اتحادی	24
93	 نانبائی کو حضرت باقی باللہ حمیقاللہ سے نسبت اتحادی ملنے کاواقعہ 	25

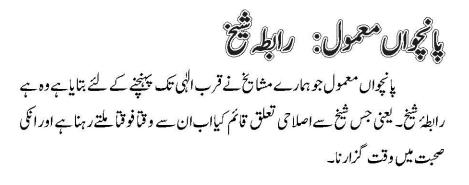
اللہ رے یہ شیخ کی مت رہت کی چاندی اتری ہوئی ہے دل میں حلاوت کی چاندنی مر شد کے ہر عمل میں ہے سنت کانور جب اوراس سے بڑھ کر کیا ہو کرامت کی چاندنی



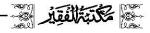


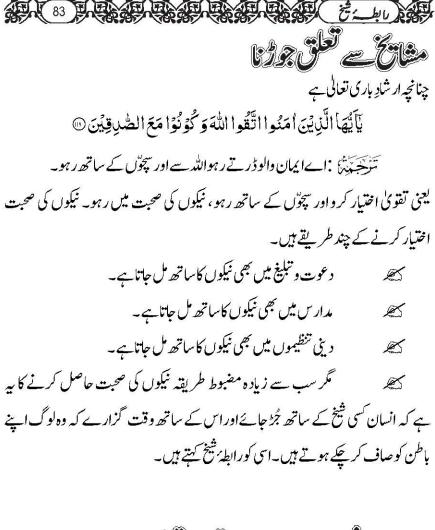


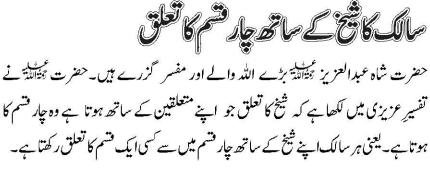
ٱلْحَمَّدُ بِلَيْهِوَ كَفَى وَسَلاَمٌ عَلَى عِبَادِةِ الَّذِينَ اصْطَفَى : أَمَّابَعُں أَعُودُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيْمِ نَاكَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهُ وَ كُوَنُوا مَعَ الصُّرِقِيْنَ⁽¹⁾ سُبْحَانَ مَتِ الْعِزَةِ عَمَّا يَصِفُون وَسَلَمْ عَلَى الْمُرْسَلِيْن سُبْحَانَ مَتِ الْعِزَةِ عَمَّا يَصِفُون وَسَلَمْ عَلَى الْمُرْسَلِيْن اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى السَيِّرِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلَّمُ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى السَيِّرِنَا مُحَمَّدًا مَعَ الصُّرِقِ مَعَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى السَيِّرِنَا مُحَمَّدٍ وَتَا مِكْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى السَيَّرِنَا مُحَمَّدٍ وَتَا مَا لَهُ وَسَلِّمُ



D سورةالتوبة119

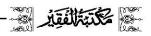








لکسیمن للطفات کی کستگال اس کی مثال ایسے ہیں جیسے ایک ہندہ آگ کے قریب بیٹے گاتوا سے گرمی محسوس ہو گی اور جیسے ہی آگ سے دور ہو گا اسے گرمی محسوس ہو ناختم ہوجائے گی ایسے ہی نسبتِ انعکاسی والا سالک شیخ کی صحبت میں آتا ہے تواسے تھوڑی سی ایمانی حلاوت محسوس ہوتی ہے اور جب وہ دور ہوتا ہے تووہ ساری حلاوت ختم ہوجاتی ہے۔





سالک کا اپنے شیخ کے ساتھ اتن کمزور نسبت کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اس نے اپنی اس کیفیت کو جو شیخ کی صحبت میں بنتی ہے ، اس کو بر قرار رکھنے کی کوئی ترتیب ہی نہیں بنائی ہوتی جبکہ مشات نی یہ فرماتے ہیں کہ صحیح ترتیب سے ہے کہ لوگ شیخ کی صحبت سے بھی فائد ہ اٹھائیں اور پھر معمولات وذکر سے اس صحبت سے ملنے والی ایمانی حلاوت اور کیفیات کو بر قرار رکھیں ۔ لیکن چونکہ نسبت انعکاسی والا سالک کوئی ترتیب نہیں بناتا توہ ہاین کیفیات کو بر قرار نہیں رکھ پاتا۔ کئی مرتبہ وہ لمبے عرصے تک شیخ سے ماتا ہی نہیں بناتا توہ وہ پن کیفیات کو بر قرار دل میں قدر اور اہمیت ہی نہیں ہوتی ۔ پھر کبھی مل لیتا ہے تو اس کو تھوڑی سی ایمانی کیفیت مل جاتی ہے تواحساس کرتا ہے کہ مجھے ملنا چا ہے اور پھر لمبے عرصے تک فائر ہو جاتا ہے۔

لکسی بین بالت کی مشکل مشان فرمات ہیں کہ اس نسبت کے حامل شخص کی مثال ایس ہے کہ یہ وہ بندہ ہے جس نے اس آگ میں سے اپنا چراغ جلالیا ہے۔ اب اس کے پاس اپنی بھی روشن ہے۔ یعنی اب وہ شیخ کی صحبت سے جب دور جاتا ہے تو ایسا نہیں ہوتا کہ صحبت کی دور ی بھی روشن ہے۔ یعنی اب وہ شیخ کی صحبت سے جب دور جاتا ہے تو ایسا نہیں ہوتا کہ صحبت کی دور ی کی وجہ سے اس کی ایمانی کیفیت ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ اس کی پچھ نہ پچھ تر تیب بنی ہوئی ہوتی ہے معمولات کرنے کی اور شیخ کے پاس آنے جانے کی۔ ایسے سالک کی لیے عرصے تک شیخ سے دور ی نہیں ہوتی۔

لسبيت الظالى كالمعالك تشرطات سيانا مگراس سب کے بادجود مشایخ نے لکھاہے کہ اس کو ہوا کے تیچیٹروں سے اپنے چراغ کی حفاظت کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ایساممکن ہے کہ ایک ہواکا تچیٹر اآئےاوراس کاچراغ گل ہو جائے

تخلف فشم كم تلالك تتشرك نسبت القائي ت چراغ كو بھجانے والے ہوائے تھیڑے دوقشم کے ہوتے ہیں۔ اِن تھیڑوں ے اس روشنی کی حفاظت کرنی ہوتی ہے۔

l . سکتک کر کتا ایک ہوا کا تھیٹرا جو اس روشن کو ختم کردیتا ہے وہ ہے گناہ۔ انسان گناہ کرتاہے،اللہ تعالیٰ اس کو عباد ت سے پیچھے کر دیتے ہیں۔ یعنیٰ اس کاچراغ بچھ حاتا ہے۔

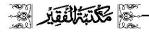
مطرح من مطر کا تشکیر کی تعلیم کی تاریخ کی تاریخ کی تاریخ کی تاریخ کی تصحی حضرت حسن بھری تعلیقت کی پاس ایک نوجوان آیااور اس نے عرض کیا کہ حضرت دعا سیجتے کہ مجھے تہجد کی توفیق مل جائے۔ حضرت تعالقة نے دعانہیں کی بلکہ اس کو نصیحت کی کہ مرابط کر مابط کر ناچھوڑ دے اللہ تعالی تجھے رات کی عباد توں کی تو نیق دیں گے۔ معلوم ہوا کہ گناہ عبادات کو ختم کر دیتے ہیں۔ اس لئے نسبت القائی والے سالک کو اپنے اس چراغ کی حفاظت کی ضرورت ہے کہ اس کوجو تھوڑی بہت روشنی ملی ہوتی ہے وہ ختم نہ ہو جائے۔

دوسراہواکا تھیٹراجواس روشنی کو ختم کردیتاہے وہ ہے شیخ سے اعتقاد میں کمی۔ شیخ سے جو فیض، نسبت اور نورِ ایمانی ملتاہے اس کا تعلق اعتقاد کے ساتھ ہے۔ جتنا اعتقاد مضبوط ہو گا اتنازیادہ انسان کو فائدہ ہو گااور جتنا اعتقاد کمزور ہو گا اتناہی نقصان ہو گا۔

مشان کی کامشہور قول ہے کہ شیخ کی معمولی ناراضی اتنی مصر نہیں جتنی سالک کی طرف سے عقیدت میں کوتاہی مصر ہے⁽¹⁾ یہی وجہ ہے کہ جو سالک ہر وقت شیخ کو تول رہاہوتا ہے اور ہر وقت شیخ کے بارے میں سوچ رہا ہوتا ہے کہ بیہ کیوں کیااوروہ کیوں کیا تو پھراس کو شیخ سے فلکہ نہیں ہوتا۔

مظیر سن سی طالب ثالی تعلیم کی تعلیم کی تنگیم کی طرح سنگی کا تحقیقالا چنانچہ امام ربانی مجد دالف ثانی تعلیک کا کی کی کہ ہم تین پیر بھائی تصاور ہم نینوں کا اپنے شیخ کے بارے میں مختلف گمان تھا۔ ہم میں سے ایک کا گمان سے تھا کہ میرے شیخ کا مل توہیں گر کسی کو کامل بنا نہیں سکتے۔ دوسرے کا سے گمان تھا کہ میرے شیخ کامل توہیں گر

آپ بيتي ص771



صاحب ار شاد نہیں ہیں کیو نکہ ان کے شیخ حصرت خواجہ ہاتی ہاللہ تعالیہ ہمیں ہی کم گوتھ۔ صاحب ار شاد نہیں ہیں کیو نکہ ان کے شیخ حصرت خواجہ ہاتی باللہ تعالیہ سہت ہی کم گوتھ۔ فرماتے ہیں کہ میر ا گمان اپنے شیخ کے بارے میں یہ تھا کہ کسی کو ا گر سب سے کامل شیخ ملے ہیں تو وہ ابو بکر دنی گھڑڈ کو ملے ہیں اور ان کے بعد مجھے ملے ہیں ۔ فرماتے ہیں کہ اس گمان کی برکت سے اللہ تعالی نے مجھے دین کی تجدید کے کام کے لئے چُن لیا۔

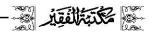
- 8. گستی کا تشکل کی سالک اپنے شیخ کے ساتھ جو تعلق اور نسبت رکھتا ہے اس کی تیسر ی قشم نسبت اصلاحی کہلاتی ہے۔ یہ بہت ہی قومی نسبت ہوتی ہے۔
- للسريم بن السلاحي كى سريكال اس نسبت كى مثال بير ج كدايك شخص نهر كھود اورات دريات ملاد ، جو پانى دريا يى ، ہو گا دہ پانى اس نهر يى بھى آجائے گا۔ نهر يى پتے شہنياں اور معمولى اين دوڑے وغير ہ بھى اس پانى كے بہاؤكى وجد سے ساتھ ،ى بہہ جائيں گے۔ چنانچہ نسبت اصلاحى والا سالك بھى اس طرح ہے كہ اس نے ذكرواذكار اور معمولات پابندى سے كركے ، رياضت و مجاہد بركر كے اور اپنے آپ كو شيخ كے پورى طرح حوالے كركے بيد نور نسبت حاصل كر ليا ہے اب اگر كبھى كوئى گناہ ہو بھى جائے تو اس نسبت كى بركت سے فور آ،ى تو بہ كى تو فيق س جاتى ہے اور گناہ كى گند گى اس نسبت كى در ليے بہہ جاتى ہے ۔ ايس سالك كو پھر ، ہت كارليا سے شيخ كى صحبت ميں جانے كى ضرورت نہيں رہتى ۔



PARA UNIT OF THE PARA PARA 89 لسيب اسلاع العدالتاني سيس قررى نسبت ِالقائی اور اصلاحی میں فرق بیر ہے کہ نسبت القائی والا بندہ اپنے شیخ کی صحبت میں آتا جاتا توب مگراپن Terms پر آتا ہے اور پوری طرح سے خود کو شیخ کے حوالے نہیں کرتا۔ وہ اپنی مصروفیات، ضروریات اور طور طریقے دیکھتاہے اور کہتاہے کہ ان کے مطابق اپنے شیخ سے تعلق رکھ سکتا ہوں۔ یعنی یہ اپنی ترتیب (schedule) میں شیخ کو کہیں نہ کہیں فٹ کرتا ہےاور خود کو شیخ کی ترتیب میں فٹ نہیں کرتا۔ اس کے برعکس نسبت اصلاحی والاخود کو یوری طرح سے اپنے شیخ کے حوالے کر تاہے اور شیخ ے کہتا ہے کہ جہاں اپنی ترتیب میں مجھے فٹ کرنا ہے آپ کردیں۔ تو پھر شیخ اس کو جس طرح استعال کرتے ہیں اور جو ہدایت اس کو دیتے ہیں وہ کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ ایسے سالک کے ذہن میں دوچیزیں ہوتی ہیں۔ س اس کو یکا عتقاد ہوتا ہے کہ بیر شیخ محصاللہ تک پہنچانے والے ہیں۔ سے اس نے بیہ نیت کی ہوئی ہوتی ہے کہ اب اللہ تک پہنچانے میں شیخ مجھے جس طرح استعال کرناچاہیں وہ کر سکتے ہیں۔ يية چلا كه نسبت اصلاحی اور نسبت القائی والے سالک، معمولات تود ونوں كررہے ہوتے ہيں مگر ذہن میں فرق ہوتا ہے۔اصلاحی والا کہتا ہے کہ ہر حال میں مجھےاللہ کا قرب حاصل کرنا ہے تووہ خود کوسو فیصد حوالے کرتاہے اور کیسو ہو کر کرتاہے۔ جبکہ نسبت القائی والا اپنے آپ کو پوری طرح حوالے نہیں کرتا کہ اس حد ہے آگے نہیں بڑھنااور اس ترتیب سے باہر نہیں لكلنابه اس لئےايك محدود فشم كاالله تعالى سے تعلق ہوتا ہے۔



مط*نزر مصل تشریط کر سکتکی بی منتقل کستین عامیلا کی کی تشکل* حصرت ر شید احمد ^عنگو بی تحقیقة کا برا مشهور واقعہ ہے کہ آپ نے ارادہ فرمایا کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہا جرمی تحقیقیة سے بیعت کرنی ہے۔ حضرت حاجی صاحب تحقیقیة نے فرمایا کہ میاں



البلية في الموجة الم لسيب اسلاى وللاسال شى ايك تبك تش سكاب ا گرچہ نسبت اصلاحی ایک بہت ہی مضبوط نسبت ہے مگراس نسبت والاسالک بھی ایک جگہ آکر پھنستا ہے۔ اسکی نیت ہوتی ہے کہ میں کسی بھی قیت پر اللہ کو حاصل کرونگا اس لئے پورا کا پوراخود کو شیخ کے حوالے کرتا ہے۔لیکن چونکہ اسے اللہ والوں کی بہت قدر ہوتی ہے اس لئے کئی مربتیہ وہ اپنے شیخ کے علاوہ بھی کسی نیک اور دیندار شخص سے مشورے شروع کردیتاہے۔ کئی مرتبہ اس سے بھی معمولات لیناشر وع کر دیتاہے اور کئی مرتبہ اس سے بھی وہی تعلق رکھتا ہے جو شیخ کے ساتھ رکھتا ہے۔ ایسے سالک کی ترقی رک جاتی ہے۔ عقلی طور پرانسان بیہ سمجھتا ہے کہ اگرایک شیخ کے ساتھ تعلق رکھنے سے اللّٰہ کا قرب ملتا ہے تو جتنے زیادہ شیخ ہوئگے اتناجلد ی بیہ تعلق مل جائے گا۔ مگر حقیقت بیہ ہے کہ اگرایک سے زیادہ شیخ ہو نگے تو آگے بڑھنے کی رفتار ست ہوجائے گی۔ کٹی مرتبہ آگے جانے کے بجائے انسان پیچھے چلے جاتا ہے۔ ایسے سالک کی مثال اس شخص کی ہے جو دودروازوں سے ایک ساتھ ایک کمرے میں داخل ہو ناچاہ رہاہے۔ گمر دود روازوں میں سے ایک ساتھ داخل نہیں ہواجا سکتا۔ اس کی ایک اور مثال میر ہے کہ آپ کے پاس دوز بردست گھوڑے ہوں اور آپ دونوں پر ایک ساتھ بیٹھ کر آگ بڑھنا چاہیں تو نہیں بڑھ سکتے۔ جاہے وہ دونوں بہترین گھوڑے ہوں اس کی بنسبت ایک کمزور گھوڑے پر بیٹھ کر آگے جاناچاہے گا تو بہت آرام سے آگے نکل جائے گا۔ ہمارے حضرت خفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ عام طور پر کچھ لوگ اللہ کی نسبت حاصل کرنے کے لئے بہت ہی زیادہ یکسو ہوتے ہیں اور نسبت اصلاحی کی استعداد بھی رکھتے ہیں۔ مگران کی غلطی بیہ ہوتی ہے کہ ایک وقت میں ایک سے زیادہ مشابخ سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر ترقی کے بجائے بیچھے جانے لگ جاتے ہیں۔

٢

مسلم الموجع المسلم المسلمم المسلمم المسلم المسلم المسلمم المسلم المسلمم

مرار گول کے لکترا کی تنگی تکنی تکر کی مراف کے تعلیم تنگی کی طرف لگر جی چنانچہ ہمارے حضرت فرماتے ہیں کہ مسکین پور شریف میں جب ہم جاتے تو بہت سارے مشاتخ آتے۔ہمارے شیخ بھی کبھی کونے میں بیٹے ہوتے تھاور دوسرے شیخ بیان فرمارہے ہوتے تھے۔لوگ بیان کرنے والے شیخ کی طرف متوجہ ہوتے اور ہم اد ھر بیان میں بیٹے بیٹے بھی اپنے شیخ کی طرف متوجہ ہوتے۔

حضرت سیر زوار حسین شاہ صاحب میڈائڈ تم ہمارے حضرت پیر ذوالفقار احمد نقشبندی طفرہ کے پہلے شیخ تھے۔ان کے انتقال کے بعد حضرت مر شدِ عالم غلام حبیب صاحب میڈائڈ سے بیعت ہوئے۔ حضرت سیر زوار حسین شاہ صاحب میڈائڈ ترمہت برٹ اللہ والے اور فقیہ تھے۔ یہ عمد ۃ الفقہ اور دیگر معروف کتابوں کے مصنف ہیں۔



سالک اپنے شیخ کے ساتھ جو تعلق اور نسبت رکھتا ہے اس کی چو تھی قشم نسبت اتحادی کہلاتی ہے۔ بیہ وہ نسبت ہوتی ہے کہ منسوب، منسوب الیہ کے ساتھ اس حد تک مما ثلت حاصل کرلے کہ نقل اصل کی مانند نظر آنے لگے۔ بیہ نسبت شیخ کی محبت سے ملتی ہے۔ شیخ سے اسی محبت کی وجہ سے سالک ہر امر میں شیخ کی اتباع کرتا ہے اور دیوانہ وار اس کی خد مت کرتا ہے۔ اس کی طلب صادق کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے اور اس کی خد مت مضبوط نسبت القاکی جاتی ہے جسے نسبت اتحاد کی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو شیخ کے ممالات اس طرح عطافر ماد بیتے ہیں کہ وہ سالک شیخ کا نمونہ بن جایا کرتا ہے۔ لوگ اس سالک کو دیکھتے ہیں تو انہیں ان کا شیخ یاد آجاتا ہے۔ اس کا چلنا پھر نا، رفتار گفتار، بیٹھنا اٹھنا حق کہ اس کا سب پچھ اس کے شیخ کی طرح ہو جاتا ہے۔ سے نسبت بہت ہی کم لو گوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اس

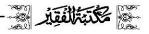
تاکیل کی مصر سی بالی بالند تعقیل سی سیسی با تحادی سلی کالات حضرت خواجہ باقی باللہ تعقیق ایک بڑے بزرگ گزرے ہیں جو د بلی میں رہت تھے۔ ایک نانبائی حضرت کی خدمت کیا کرتا تھا، خصوصاً جب بھی حضرت کا کوئی مہمان آجاتا تودہ مہمانوں کے کھانے کا انتظام خود کرکے حضرت کی خانقاہ پہ حاضر ہوجاتا۔ حضرت اس سے بہت نوش تھے۔

ایک مرتبہ حصرت خواجہ صاحب عین کی یہاں کچھ مہمان بے وقت آ گئے۔ اس نانبائی نے دیکھا کہ کچھ نیک مہمان حصرت کی خانقاہ پر تشریف لائے ہیں تو عمدہ سا کھانا تیار کرکے حصرت کی خدمت میں تبھوایا۔ حصرت نے بوچھا کہ بیہ کیا ہے۔ عرض کیا کہ حصرت

المكتبة للفقار

البلية المحمدة المحمدة المحمدة المحمدة المراجع المحمدة المحمدة المحمدة المحمدة المحمدة المحمدة المحمدة المحمدة مہمانوں کے لئے کھانا ہے اسے قبول فرمالیں۔ حضرت کو بہت خو شی ہوئی اور بے اختیار فرمایا کہ مانگ کیامانگتا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ مجھے اپنا جیسا بنادیں۔ حضرت نے کچھ دیر تامل کرے فرمایا کہ پچھ اور مانگ لو۔ نانبائی نے کہانہیں حضرت بس یہی چاہئیے۔ متواتر تین مريتیہ جب یہی اصرار کیا تو حضرت چونکہ قول دے چکے بتھے۔ اس لئے اس کو حجرہ مبارک میں لے گئے۔ پھر وہاں کیسی توجہ دی کہ آدھے گھنٹہ کے بعد جب حجرہ کھول کر باہر تشریف لائے تو دونوں کی صورت تک ایک ہوگئی تھی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ حضرت خواجہ صاحب توجیسے حجرے میں گئے تھے ویسے ہی باہر تشریف لے آئے لیکن وہ نانبائی مد ہو شی کی حالت میں تھااور کچھ دیر بعد اسی حالت میں انتقال ہو گیا۔ موت تو آنی ہی تھی اس کا وقت مقرر تھااس میں نقذیم وتاخیر نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن نابائی کی خوش قشمتی کہ ساری عمر تو نانبائی رہااور موت کے وقت اس نے خواجہ باقی باللہ عظاللہ سی جی بن کر آخرت کے بھی **مز** بے لوٹے۔ پتہ چلا کہ بیہ نسبت تب ہی ملتی ہے جب اللہ کی خاص رحمت ہو۔ ہیہ چار قشم کی نسبتیں ہیں جو کہ سالک کواپنے شیخ کے ساتھ ہوتی ہیں۔ جتنازیادہ اس نسبت اور رابطے کو سالک مضبوط کرے گا اتنااللہ کے قرب میں تیزی سے آگے بڑھے گا۔اللہ تعالی ہمیں نسبت کانور حاصل کرنے کی توفیق عطافرمائے۔اللہ تعالٰی ہمارے دلوں کوا یمان سے منورفر مائے۔ آمین

وَآخِرُدَعُوَانَأَأَنِا لَحُمَّدُ لِلَّهِ مَبِّ الْعَالَمِينَ

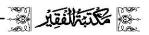


وَهُوَ مَعَكُمُ أَيْنَ مَا كُنْتُم لمهءاليه نقشبنديه كا سک معموا چھٹا و قوفِ قلبي وقوف قلبی کامطلب ہے ہر وقت دل میں اللہ کو یاد کرنا اور دل میں اللہ کی یاد کا تھہر جانا



فهرستمضامين

فحب	مصن المسين	نمبر شار
98	چھٹامعمول: و قوفِ قلبی	1
98	باتھ کام کاج میں مصروف اور دل اللہ کی یادیں مشغول	2
99	د دکام ایک ساتھ کرنامش کے ذریعے آسان	3
99	• پېلى مثال:(juggling)	4
100	 دوسری مثال: گاڑی چلاتے ہوئے گفتگو کرنا 	5
100	 اللہ کویاد کرنامی مشق کے ذریعے آسان 	6
101	التَّدكانام، بابركت نام	7
102	 التدكى ياديين دلون كاسكون 	8
102	 حضرت شاہ ولی اللہ حض کے دل میں سکون 	9
103	اللد کی یاد کے لئے اپنے آپ کوفارغ کرنا	10
104	 مصروفیت میں و توفِ قلبی 	11
104	و قوفِ قلبی ہی سلوک کا مقصد ہے	12
105	و قوفِ قلبی کی مختلف صور تیں	13
105	و قوفِ قلبی حاصل کرنے کے طریقے	14
105	I. وقوفِ قلبی حاصل کرنے کی نیت کرنا	15
106	II. فارغ او قات میں و قوفِ قلبی	16
107	o وقونِ قلبی سے معرفت الٰمی تک رسائی	17





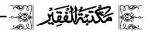
صفحب	مصن بين	نمبر شار
108	III. اللدے و نوفِ فلبی کی دعاماتگیں	18
108	و قوفِ قلبی کا ثمر ہ	19
109	حضرت عبداللدا صطخرى عشيتة ايك لمحه بطىغافل نه بوسك	20
110	اللہ کی دائمی یاد حاصل ہونے پر اجازت دے دی	21
112	غفلت میں گزرے ہوئے کمحول پر جنت میں حسرت	22



الله (وَدَرَقَى اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ عَلَيْهُ اللَّهُ States ٱلحُمْدُ لِلَّهِوَ كَفَى وَسَلاَمٌ عَلَى عِبَادِةِ الَّذِينَ اصْطَفَى: أَمَّا بَعْد أَعُوْدُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بسمواللوالرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ وَهُوَ مَعَكُمُ أَيْنَ مَا كُنْهُم⁽¹⁾ سُبْحَانَ رَبِّلَكَ رَبِّ الْعِزَّةِ فِحَمَّا يَصِفُون وَسَلَمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْن وَالْحُمَٰلُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِين ٱللهُرَّ صَلِّ عَلىسَيِّدِنَا كُحَمَّدٍ وَعَلى السِسَيِّدِنَا كُحَمَّدٍ وَبَاسِكْ وَسَلِّمْ ٱللهُرَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا كُحَمَّدٍ وَعَلَى السِيِّدِنَا كُحَمَّدٍ وَبَابِكُ وَسَلِّمُ ٱللَّهُرَّ صَلِّ عَلْىسَيِّدِنَا كُحَمَّدٍ وَعَلْى السِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَا بِكُوَسَلِّمُ سلسلہ عالیہ نقشبند یہ کا چھٹا اور آخری معمول جو مشایخ نقشبت نے بتایا ہے وہ ہے و توفِ قلبی۔ و قوف قلبی کا مطلب ہے کہ ہر وقت دل میں اللہ کویاد کر نااور دل میں اللہ کی بادكا كثهر جانابه

پاتھ کام کائی میں مصروف اور ول اللہ کی باد میں مشخول مشایخ نے و قوف قلبی کو اور آسان لفظوں میں سمجما کے لئے فرمایا کہ ہاتھ، کام کاج میں مصروف ہواور دل اللہ کی یاد میں مشغول ہو۔ یعنی ہر وقت اللہ کی یاد ہو۔ سوچنے کو تو

سورةالحديد4



مرتقد وقون قلی اللہ کی اللہ کہ مرتق ہے کیو نکہ ہم جب ہر چیز سے ہٹ کٹ کر اللہ کی یاد میں بیہ بہت مشکل کام محسوس ہوتا ہے کیو نکہ ہم جب ہر چیز سے ہٹ کٹ کر اللہ کی یاد میں بیٹ پیٹ تو بھی اللہ کی یاد میں دل صحیح طرح سے نہیں لگتا۔ اب اگر ہاتھ کام کان میں مشغول ہو نگے تو دل کیسے اللہ کی یاد میں مشغول ہو گا؟ مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سی اتنا مشکل کام نہیں۔ شر وع شر وع میں میں ہر کسی کو مشکل ہوتی ہے کہ کام بھی ہور ہاہو، گفتگو بھی ہور ہی ہواور دل میں اللہ کا دھیان بھی ہو۔ لیکن اگر سے عادت بن جائے اور اس میں مہارت حاصل ہو جائے تو پھر بیدانسان کے وجود کا حصہ بن جاتی ہے۔

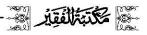
ددكام ايك ساتح كرنامش كخد ليع آسان

جب انسان کسی کام کی مشق (practice) کرتا ہے تووہ کام کرنا آسان ہوجاتا ہے۔ 1. چک ککی ستتمالی: (ju<u>pphing)</u>

بچین میں ہم نے ایک آدمی کو دیکھا جو juggling کر رہا تھا۔ دویا تین (Balls) گیند لیکر وہ ایک ہی وقت میں سید ھے ہاتھ سے الٹے ہاتھ میں ڈالنا اور الٹے ہاتھ سے سید ھے ہاتھ میں ڈالنا۔ وہ اس طرح کافی دیر تک تھیلنار ہا اور ہمیں دیکھنے میں یہ کام بہت مشکل لگا۔ پھر سوچا کہ ہم بھی کر کے دیکھتے ہیں کیو نکہ جب وہ کر سکتا ہے تو ہم بھی کر سکتے ہیں۔ جیسے ہی شروع کیا تو دونوں گیندیں آپس میں ٹکر اکٹیں۔ پھر سوچا کہ اگرا یک ہاتھ دوسرے ہاتھ سے ذراینچ کریں تو شاید ہو جائے۔ اس طرح (Practice) مش شروع کی تو کوئی ایک دودن میں ہم اس قابل ہو گئے تھے کہ دونوں ہاتھوں سے دونوں دوکام کئے جاسکیں، بس تھوڑی ہی مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔

٢

للن کو بل کر کان کی سنتی سیسی کی کر لی کے کا سر کی کا سر کی کا سر کی کا سر کی کر سکتا ہے ان دونوں مثالوں سے واضح ہو گیا کہ انسان ایک وقت میں دودو کام کر سکتا ہے بالکل اسی طرح بید دو کام بھی ایک ساتھ ہو سکتے ہیں کہ انسان ایک ہی وقت میں گفتگو بھی کر سے اور ساتھ ساتھ دل میں اللہ کو بھی یاد کرے ، انسان کام کاج بھی کرے اور ساتھ ساتھ اللہ کو بھی یاد کرے ۔ لہذا جو بھی اس میں محنت کرتا ہے اور مہارت حاصل کرتا ہے پھر اللہ کی یاداس کے وجود کا حصہ بن جاتی ہے ۔ بیہ ضر ور ہے کہ ابتدامیں تھوڑا سامشکل ہوتا ہے مگر بیہ ممکن ہے ، ناممکن نہیں ۔ آج بھی ایسے مشاتخ ہیں جن کی زندگی اللہ کی یاد سے معظر ہیں اور اللہ کی یادان کے وجود کا حصہ ہے۔

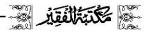


بقور اور المراجع الشكانامه بايركت نام اللہ کا نام بہت برکت والا ہے۔ جس بندے کے دل میں بیہ نام ہر وقت ہو گاوہ کتنی بابر کت شخصیت ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ و قونِ قلبی کی طرف قدم بڑھانا بہت ضرور ی ہے کہ اللہ کے نام کی بر کات حاصل ہو سکیں۔ اللد تعالى فے اپنے كلام ميں فرمايا تَبْرَكَ اسْمُ رَبَّكَ (1) تَوْجَبَهُما : بركت والاب تيرب ربكانام توجہاں بیہ نام ہو گاوہاں بر کت ہو گی۔اس نام کیا تنی بر کت ہے کہ حدیث یاک میں آتاہے كُلَّ أَمُر ذِي بَال لَا يُبُدَأ فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ فَهُوَ أَبْتَرَ أَي قَلِيْل البَركة تَنْتَجْهَنَّ : جس کام کواللہ کانام لئے بغیر شروع کیاجاتا ہے اس کام میں سے برکت نکال لی جاتی ہے۔ ایک اور حدیث پاک میں آتاہے لاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لا يُقَالَ فِي الأَنْصِ اللهُ اللهُ (³⁾ تَرْجَبَهُهُمْ : کہ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک دنیامیں کوئی ایک بھی اللہ اللہ كرنے والاموجو دہوگا۔ کتنی برکت ہے اس نام کی کہ اس کو پڑھنے کی وجہ سے قیامت بریانہیں ہو گی توجس څخص کے دل میں بیہ نام ہر وقت ہو گااس کو کتنی بر کات نصیب ہو نگی۔

> • سويرةالرحمن78 • مرقاةالمفاتيحشرحمشكاةالمصابيحج1ص5 • صحيحمسلم -الإجمان (148). سنن الترمذي-الفتن(2207)

٢٠٠٠ مَكْتَبَتْلْفَقِيْرِ

للتدكى دادستك ولعل كاسكون ہر ایک کے دل کی تمنا ہوتی ہے کہ میر ی زندگی میں سکون ہواور لوگ مختلف طریقوں سے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، کوئی مال سے، کوئی گھر سے اور کوئی اولادے۔ مگراللہ تعالیٰ نے سکون کواپنی یاد کے ساتھ نتھی کر دیا ہے۔ چنانچه قرآن پاک میں فرمایا أَلَا بِنِكُرِ اللهِ تَطْمَيِنُّ الْقُلُوْبُ⁽¹⁾ تَرْجَبُنَى : جان لود لول كااطمينان الله كى ياد ك ساتھ ہے۔ اب انسان کچھ بھی کر لے مگر دل کا سکون اللہ کی یاد سے ہی نصیب ہو گا۔ کسی نے کیاخوب کہا کتنی تسکین ہے وابستہ تیرے نام کے ساتھ نیند کانٹوں یہ بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ للمذااللد كى باد كے لئے وقت نكالنے ميں ہى ہمارافائدہ ہے۔



م تر و توف قلمی کو تاریخ کو ت

ێٵڹؙڹؘٳۜؾۏڗؘڡؘڗۜۼؙڸۼڹٵۮؿۣٲٞڡؙڵٲ۠ڞٮؙ؆ڰۼڹٞٙؽۊٲٞڛ۠ڐڣؘڨؙڒؘۘۘۘۘڰؘۊٳڸۜؖٳؾڣٛۼڵڡؘڵٲ۫ؾؙؽۮؽڬۺٛۼ۬ڵٙۊڶۘڋ ٲٞڛ۠ۯۜڣڨڒڮ

ﷺ ﷺ : ۱ے ابن آدم تم اپنے آپ کو میر ی عبادت (یاد) کے لئے فارغ کردواور میں تیرے دل کوبے نیازی سے بھر دوں گااور تیر ی فقیر ی کو بھی دور کر دو نگااور ا گر تواپیا نہیں کرے گاتو تیرے دونوں ہاتھ مشاغل سے بھر دو نگااور تیر ی محتاجی دور نہیں کرونگا۔

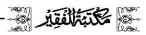
ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہم زیادہ مصروف ہیں اس لئے اللہ کی یاد نہیں کر پارہے جبکہ اللہ تعالی اس کے برعکس ہمیں بتارہے ہیں کہ تم اپنے آپ کو میر کی یاد کے لئے فارغ کر لو تمھارے کام میں کر دونگا۔ لیکن اگر خود کو اللہ کی یاد کے لئے فارغ نہیں کرینے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے مشاغل اور مصروفیات کو بڑھادینے ۔ تو اللہ کے نام میں ایسی برکت ہے ۔ اس لئے اللہ والے اللہ کے نام پر اعتماد کرتے ہیں اور اللہ کی یاد میں وقت گزارتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان کے کاموں میں برکت ڈال دیتے ہیں۔

سنن الترمذي - صفة القيامة والرقائن والورع (2466) ، سنن ابن ماجه - الزهد (4107)

المكتبة للفقائر



و توفیف قلمی بی صلو ک کا مقصل ہو گیا اس نے گویا کہ سارے سلوک کا مقصد جس سالک کو و توف قلبی حاصل ہو گیا اس نے گویا کہ سارے سلوک کا مقصد حاصل کر لیا۔ ان معمولات کو کرنے کے مقاصد تو کٹی ہیں جیسے کہ غفلت دور ہوجائے، نیکی کر ناآ سان ہو جائے، ہم گناہ سے فیچ جائیں، زندگی دین پر گلی رہے۔ مگر آخری ہدف End) کر ناآ سان ہو جائے، ہم گناہ سے فیچ جائیں، زندگی دین پر گلی رہے۔ مگر آخری ہدف Goal) (Boal مشان سے تعلق جوڑنے کا اور معمولات کرنے کا، و قوف قلبی کو حاصل کرنا ہے۔ ایسے بندے کو تصوف کی اصطلاح میں صاحبِ نسبت کہتے ہیں کہ اس کے اوپر جو ات اللہ کی یاد کا غلبہ ہوتا ہے۔ جسے یہ حاصل ہو جائے چھر دین کے اوپر چانا اور جے رہنا آسان ہو جاتا



	ر وزر قلی الجو جام الجو جام
	و توني تلى كى مختف صور تي
بطريقيي-	و تونیف کی کے تعلقہ کا مصلح کی کا معلقہ کا معلقہ کا محتلہ کا محتلہ کا محتلہ کا محتلہ کا محتلہ کا محتلہ کا محتل

- i. اگر کوئی شخص ہر وقت اللہ کا استحضار کرے توبیہ بھی و قوفِ قلبی کہلائے گا۔
- ii. اگر کوئی شخص دل میں ہر وقت اللہ سے د عاکر تارم توبیہ بھی و قوفِ قلبی کہلائے گا
- iii. اگر کوئی شخص دل میں ہر وقت استغفار کرتارہے توبیہ بھی وقوف قلبی کہلائے گا۔
 - iv. اگر کوئی شخص مسنون د عاؤں کاا ہتمام کرے توبیہ بھی و قوفِ قلبی کہلائے گا۔ بیرون
- v. اگر کوئی شخص دل میں ہر وقت اللہ اللہ کر تارہے جیسا کہ مراقبے میں کرتا ہے تو وہ بھی و قوفِ قلبی کہلائے گا۔
- vi. حضرت خواحب معصوم محمین نے فرمایا ہے کہ جو بھی دینی کام کرے اسے و قوفِ قلبی ہی کہینگے۔

چنانچہ و قوفِ قلبی اور مراقبے میں فرق ہیہ ہے کہ مراقبہ ایک خاص طریقے سے کیا جاتا ہے جبکہ و قوفِ قلبی کرنے کے مختلف انداز ہیں۔

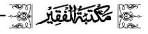
وتون قلمى حاصل كرف يح طريق ہر وقت اللہ کی طرف دھیان والی کیفیت کیسے حاصل کریں؟مشابخ نے اس کے حصول کے لئے چنداہم نکات بیان فرمائے ہیں۔

وتوبي تلجى حاشل كريني كرنا I سب سے پہلی چیز بیر ہے کہ انسان نیت کرے کہ میں نے وقوفِ قلبی حاصل کرنا ہے

المكتبة للفقيد الم

اوراس کے لئے کو شش کرنی ہے۔ اس بات کو ذہن سے نکال دیں کہ میرے لئے ہر وقت اللہ کو یاد کر نانا ممکن ہے۔ جب اللہ تعالی نے ہی فرمادیا کہ یہ ممکن ہے تو پھر ہم کیوں اسے ناممکن ہدف سمجھیں۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ر جَالٌ لَا تُلَقِیْنِهِمْ رَجْبَارَ قَاوََ لَا بَیْحٌ عَنَ ذِحْرِ اللهِ⁽¹⁾ بتر جَمَدَن : ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل مطلب یہ ہوا کہ ہر وقت اللہ کی یاد ممکن ہے۔ لہذا سب سے پہلے یہ نیت کرتی ہے کہ میں نے و قوفِ قلبی کرتی ہے۔

🚺 سويرةالنور 37



بالمربق وقن قلى المحرجة شر وع کرے۔ مثال کے طور پر انسان فون کرتاہے اور فون کر کے انتظار میں بیٹھا ہواہے کہ دوسرافون کب اٹھائے گا۔ اب دل نے اس وقت کچھ توسو چناہے، بجائے اس کے کہ اِد ھر اد ھر کی باتیں سوچیں،اس خالی وقت کو قیمتی بنائےاور اس وقت اللہ کی یاد کرے۔ اسی طرح مجھی ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے، تھوڑی دیر انتظار کر ناپڑتا ہے تواس انتظار کے لمحات میں اللہ کی باد کرے، کھانے کے لئے بیچھاہے، گھر والے کھانالگارہے ہیں تواس دوران اللہ کی یاد کرے۔ان چھوٹے چھوٹے (Pockets) کو جمع کرلیا جائے توبید دن میں تین سے چار کھنٹے بن جاتے ہیں۔جو ہندہ نتین چار کھنٹے مراقبہ کر تاہو گااس کی بڑی کیفیت بنتی ہو گی اس طرح جوان خالی لمحات میں اللہ کویاد کر تاہو گااس کو بھی اللہ تعالیٰ بہت آگے پہنچادیتے ہیں۔ پہلے آپ فرصت کے کمحوں میں کریکھے پھر جب اللہ کی یاد کی برکت سے دل میں اللہ کی محبت بڑھ جائے گی توبیہ نعمت خود بخود حاصل ہو جائے گ۔ پھر 24 گھنٹے اللہ کی یاد ہو گ۔ جسے محبت ہو جائے کسی سے اسے یاد کرنے کے لئے کہنا نہیں پڑتا کہ اب یاد کرلو۔ مجنوں کو لیلی کویاد کرنے لئے زبرد ستی نہیں کرنی پڑتی تھی،خود بخود 24 گھنٹے یاد کر تاتھا کیونکہ محبت ایسی بڑھ گئی تھی۔ تو تھوڑی سی محبت پیدا ہو جاتی ہے تو 24 گھنٹے یاد کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس لئے نیت کرنے کے بعد سب سے ضروری ہے کہ اپنے فارغ او قات کو و قوف قلبی کرنے میں گزاریں۔

ی تکابی تکلی سے سر ریک الی تک رس لگی مثالی نے فرمایا کہ وقوفِ قلبی معرفتِ الٰمی کا چور دروازہ ہے کہ لوگ تودیکھیں گے کہ بیہ مراقبہ نہیں کرتا، ذکر اذکار نہیں کرتا۔ لیکن بیہ شخص اپنے فارغ وقت میں کی گئی اللہ ک

س للتر مست و توقیق تلکی کی و کالاتک میں وقوف قلبی حاصل کرنے میں سب سے اہم سبب اللہ سے دعا کر نا ہے۔ ہر دینی کام کی بنیاد دعا ہے تو وقوف قلبی جیسے عظیم الثان سعادت کے لئے تو دعا بہت ہی اہم سب ہے۔ جن حضرات نے بھی اس عظیم نعمت کو حاصل کیا دعا ہی کے ذریعے سے حاصل کیا۔ حدیثِ پاک میں آتا ہے مَنْ فُتِحَ لَهُ فَابَوَ اللَّ عَاجِمِنْکُمْ فُتِحَتْ لَهُ أَبُوا بُ الْحَقَقِ (1).

اس لئے و قوفِ قلبی کواپنی دعاؤں میں خوب مانگناچا ہے۔



المكتبة للفقار

مشا بخ نے دائمی و قوفِ قلبی رکھنے والے شخص کے بارے میں کہاہے کہ اس کو فنائیت حاصل ہو گئی ہے یعنی بیہ اللہ کی یاد میں مُستغرق ہو گیاہے۔اسے کہتے ہیں فنا فِی اللہ کی کیفیت

0 المستدمك على الصحيحين للحاكم - كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكرج 1 ص675



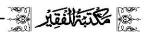
امام رتبانی حضرت مجدد الف ثانی تحقیق فرماتے ہیں کہ وہ بندہ جسے فنا فی اللہ کی کیفیت حاصل ہے اگراس کو حضرت نوح علیق پیلام کی عمر (900سال) بھی دے دی جائے اور بیہ 900سال تک کو شش کرتارہے کہ میں اللہ کی یاد سے غافل ہو جاؤں تو بھی بیہ اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہو سکے گا۔اس لئے کہ اس نے اللہ کی یاد کو عروج پر پہنچاد یا ہے۔

مشائخ نے فرمایا کہ تصوف کے پہلے قدم پر سے کیفیت نصیب ہوتی ہے کہ کو شش کروگ پھر بھی اللہ کو بھلانہ سکو گے۔ سوچنے کی بات ہے کہ پہلے قدم پر سے کیفیت ہے تو آگے قدم پر کیا عجیب کیفیات ہو نگی۔ اس لیے وقوفِ قلبی حاصل کرنے کے لئے خوب محنت کرنی چاہئے۔



حضرت عبد اللد اصطخری محققات ایک بزرگ گزرے ہیں جن کو فنائیت حاصل ہو گئ تھی۔ اب ہر وقت دل اللد اللد کر تاتھا۔ باطنی طور پر شاید بہت مزہ آتا ہو گر ظاہر ی طور پر انسان کہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے (Relax) ہو جاؤں۔ انسان شر وع شر وع میں اس (Relaxation) نہ ملنے پر بہت پر یثان ہوتا ہے۔ یہی حضرت کا حال تھا اور چاہ رہے تھے کہ اس یاد سے تھوڑی دیر کے لئے خافل ہو جاؤں۔ بڑی کو شش کی ، کبھی خود کو کسی کام میں مشغول کرتے تو کبھی کسی اور کام میں مگر اللد کی یاد چھوٹ ہی نہیں رہی تھی اس لئے کہ وجود کا حصہ بن گئی تھی۔ جس طرح سانس لینا وجود کا حصہ بنا ہوا ہوتا ہے اس مر حاللہ کی یاد بھی آپ کے وجود کا حصہ بن جاتی ہے۔ طرح اللہ کی یاد بھی آپ کے وجود کا حصہ بن جاتی ہے۔ حضرت کو شش کرتے رہے مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ حتٰی کہ ساتھیوں سے کہا کہ آؤ شکار پر چلیں۔ شکار پر پوری توجہ ہو گی تب تھوڑی دیر کے لئے اس یاد سے غفلت آ جائے گی۔ من سے لے کر شام تک شکار کرتے رہے ایک لیچے کے لئے بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو سکے تو آخر میں دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ اس بندے پر دحم فرما جو تھوڑی دیر کے لئے بھی دیں یا تو سے غافل کردے۔ تو بیہ اس طرح مکمل طور پر وجود کا حصہ بن جاتی ہے۔ لہٰ دااس کی طرف قدم بڑھا ناچا ہے۔

التر گوا محی باد حاصل موقی با جارت و معی با جارت و معی با جارت میں سے حضرت شہاب الدین سہ ور دی تو تشدی ال است کے بڑے بزرگوں میں سے گزرے ہیں۔ حضرت کے پاس بہت سارے لوگ اصلاح کے لئے آتے حضرت کی تصیحتیں سنتے، خد مت کرتے اور خوب اللہ اللہ کرتے۔ پچھ لوگ کئی مہینوں سے حضرت کی خد مت میں آنا جانار کھتے تھے۔ پھر ایک صاحب باہر سے آئے، تین دن تھ ہم ان کے خد مت بعد حضرت نے انکواجازت و خلافت عطاکر دی۔ سارے لوگ جیران کہ ہم ان عز عر سے حضرت کی خد مت میں حاضر ہیں اور یہ صاحب تین دن پہلے آئے ہیں اور حضرت نے ان کواجازت عطافر مادی۔ کسی پرانے خادم نے حضرت سے اس بارے میں پوچھ ہی لیا۔ حضرت نے فرمایا کہ تبھی بتاؤنگا کہ تمہمارے ساتھ سے معاملہ کیوں نہیں ہوااور اس کے ساتھ ہی معاملہ ہو گیا۔



م المحمد وقرف قلي المحمد الم ۔ سچھ دنوں کے بعد حضرت نے کسی خاد م سے فرمایا کہ جتنے لوگ یہاں پر موجو د ہیں اتنی مرغیاں لے کر آؤاور سب کوایک ایک دے دو۔ جب سب کوایک ایک مرغی دے دی گئی توحضرت نے فرمایا کہ جاؤاورا پنی اپنی مرغی کوذبح کرے لاؤ۔ مگرایسی جگہ ذبح کرناکہ جہاںاسے کوئی نہ دیکھ رہاہو۔سب نے حکم کی تعمیل کی اور ذبح کرنے چلے گئے۔ کوئی مسجد کے پیچھے لے کر چلا گیا، تو کوئی دور جنگل میں چلا گیا۔ سب نے اس چیز کا خاص خیال رکھا کہ کوئی اسے دیکھے نہیں۔وہ صاحب جنہیں چند روز پہلے ہی اجازت وخلافت عطاکی گئی تقمی، وہ بھی ایک مرغی لے کرچلے گئے۔ سارے سالک ذبح کرکے لے آئےاور بیہ خلیفہ صاحب مرغی کوذبح کئے بغیر لے آئے۔ان کی آنکھوں میں آنسو تھے کہ حضرت آپ کا تحکم یورانہ کر سکا۔ سارے حیران ہوئے کہ بیہ کونسا مشکل کام تھا؟ ہم سب نے اتنی آسانی سے کرلیا، بیہ حضرت کے اجازت یافتہ ہزرگ ہیں اور اتناساکام نہیں کر سکے۔ حضرت نے یو چھا کہ بتاؤ کہ تم اس مرغی کو ذبح کیوں نہیں کرکے لائے۔ توانہوں نے جواب دیا کہ حضرت آپ نے تحکم دیا تھا کہ اس کوالیں جگہ ذنح کر ناجہاں کوئی بھی نہ دیکھ رہاہو اور میں جہاں بھی جاتااور ذبح کرنے لگتا تومیرے دل میں یہی خیال آتا کہ ایک ذات ہے جو ہر وقت میرے ساتھ اور وہ مجھے دیکھ رہاہے۔ حضرت نے فرمایا کہ اس کواللہ تعالٰی کی دائمی یاد حاصل ہے، و قوفِ قلبی حاصل ہے جس کی وجہ اس کو اجازت دی گئی ہے اور تمہیں پیر کیفیت جاصل نہیں۔

توپیۃ چلا کہ سارے سلوک کا مقصد و قوفِ قلبی حاصل کرناہے۔



وتفريح وتراك المحمد ا
فخلت میں گزرے ہوئے کھوں پرجنت میں حسرت
حديث پاک ميں آتا ہے
لَيُسَيَتَحَسَّرُ أَهُلُالَجُنَّةِ إِلَّاعَلَىسَاعَةٍ مَرَّتُ بِهِمُ لَمْ يَنْ كُرُوا اللَّقَفِيهَا ⁽¹⁾
۔ ہُرِجُہوَنُمَ : جنت میں جنتی کو کسی چیز پر حسرت نہیں ہو گی سوائے ان او قات کے کہ جن کو
اس نے اللہ کی یاد سے غفلت میں گزارے ہیں۔
توجنت میں اللہ کے فضل سے پہنچ بھی جائیں گے تب بھی حسرت ہو گیاس وقت پر جواللہ کی
یاد سے غفلت میں گزارا۔ اس وقت بندہ کہے گا کہ کاش میں وقت کو ضائع نہ کرتا، غفلت نہ
کر تااور اس وقت کواللہ کی یاد میں گزار لیٹا۔
کسی نے کیاخوب کہا کہ
ځ نورمسیں ہویانارمسیں رہنا ہر جگہ ذکرِیارمیں رہنا
چند حجو کیے خزاں کے اب سہہ لو پھر ہمیشہ بہار میں رہنا

دعاہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی دائمی یاد نصیب فرمائیں اور و قوفِ قلبی والی نعمت کو حاصل کرناہم کمزوروں کے لئے آسان فرمائے۔

وَآخِرُدَعُوَانَاأَنِ الْحُمَدُ لِلَّهِ مَتِ الْعَالَمِينَ

المعجم الكبير – الطبر اني-ج20ص93

المكتبة للفقاد ال